بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شمارہ نمبر: 45

شرح چندہ
سالانہ 150روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10پونڈ یا20ڈالرامریکن

4رجب 1418ہجری 6/نبوت 1376ہش 6/نومبر 97ء

## اخبار احمدیہ

لندن ۲/ نومبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آقا کا حامی وناصر ہو اور ہر قدم پر تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

## ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ یہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو خدا تمہارا ہی ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۲۱۔۲۲)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اُس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین وآخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اس کو دیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۸۔۱۱۹)

"اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید ومولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اُس کی پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اِس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ اور ۶۵)

## قرآن مجید کی تعلیم نہائت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اُصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کیلئے انتہا کا جوش ہے۔ جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے۔ اور کسی طرح کا دھبہ، نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا۔ اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اِس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا دیتا ہے۔ اور ہر ایک مطلب اور مدّعا کو حُجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔ اور ہر ایک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبۂ یقین کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے۔ اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں اُن تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے۔ اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔ گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کیلئے ایک آفتابِ چشم افروز ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ا براہین احمدیہ صفحہ ۸۱۔۸۲)

## تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

لندن: ۳۱/ اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے اس طرح تحریک جدید کا دفتر اول اب ۶۴ ویں سال میں دفتر دوم ۵۴ ویں سال میں دفتر سوم ۳۴ ویں سال میں اور دفتر چہارم ۱۳ ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی نصیحت فرمائی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی مغفرت اور برکات کا تفصیلی تذکرہ بھی فرمایا۔ اسی طرح مالی قربانی کے متعلق سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کی بعض ایمان افروز احادیث مبارکہ بھی پیش فرمائیں۔

حضور انور نے تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں ۷۳ ممالک شامل تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ان میں ۱۲ ممالک کا اضافہ ہو کر اب ۸۲ ممالک اس قربانی میں پیش پیش ہیں حضور انور نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال تمام دنیا میں تحریک جدید کا چندہ ۱۵ لاکھ پونڈ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بڑھ کر ۱۶ لاکھ ۶۴ ہزار ۳۴۰ سٹرلنگ پونڈ ہو چکا ہے اس قربانی میں دنیا کے تمام ممالک میں امریکہ کے احباب جماعت پہلی پوزیشن پر ہیں جبکہ پاکستان کا دوسرا اور جرمنی کا تیسرا نمبر ہے بھارت اس مالی قربانی میں حسب سابق ۸ ویں نمبر پر ہے۔ فی کس مالی قربانی کے اعتبار سے سوئٹزرلینڈ تمام دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اس نئے مالی سال میں پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی کی توفیق بخشے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان    اداریہ    6/نومبر 1997


# آزادئ ھند اور جماعت احمدیہ

## (قسط نمبر ۱۵ آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ بعض فرقہ پرست لیڈروں کی وجہ سے وائسرائے ہند لارڈ ویول کی صدارت میں ۲۹/جون ۴۵ء کو منعقد ہونے والی شملہ کانفرنس ۱۴/جولائی کو ناکامی کا شکار ہو کر ختم ہوگئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی یہ خبر عطا فرمادی تھی کہ ہندوستان کو آزاد کرنے کی خوش قسمتی مسٹر چرچل کی کنزرویٹو پارٹی کی قسمت میں نہیں بلکہ یہ خوش قسمتی لیبر پارٹی کو حاصل ہونے والی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور انور رضی اللہ عنہ نے مئی ۴۵ء کو ڈلہوزی (ہماچل پردیش) میں ایک خواب دیکھی جس کا ذکر ۴/مئی ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۱۱/مئی ۴۵ء میں شائع ہوا اس طرح فرمایا:-

"تین دن کی بات ہے ڈلہوزی میں مَیں نے ایک رؤیا دیکھا کہ کوئی شخص ماریسن نامی انگریز ہیں وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال کے عرصہ تک کانگڑہ کے ضلع میں میرے جیسا اور عقلمند آدمی پیدا نہیں ہوگا یا شاید یہ کہا کہ پایا نہیں جائے گا میں اس وقت رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ ماریسن سے وہ وزیر مراد ہے جو لیبر پارٹی کی طرف سے وزارت میں شامل ہے یہ فقرہ سُن کر میرے دل میں فوراً یہ بات گزری کہ انشاء اللہ انہوں نے نہیں کہا اگر یہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو اچھا ہوتا پھر ساتھ ہی میرے دل میں یہ سوال بھی پیدا ہوا کہ کانگڑے کے ساتھ اُن کا کیا تعلق کانگڑہ ہندوستان کا علاقہ ہے اور یہ انگلستان کے رہنے والے ہیں اس سوال کے پیدا ہوتے ہی میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ کانگڑے کا لفظ استعارۃً انگلستان کے لئے بولا گیا ہے اور کانگڑے میں چونکہ آتش فشاں پہاڑ ہیں اس لفظ میں انگلستان کی آئندہ حالت کو ظاہر کیا گیا ہے کہ انگلستان میں بھی بہت کچھ رد و بدل اور اُتار چڑھاؤ کا زمانہ آرہا ہے اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اُتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں اور مسٹر ماریسن کے قول کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے تغیرات اور فساد کے وقت میں سب سے اچھا کام کرنے والا ثابت ہوں گا۔"[1]

جن دنوں حضور اقدس نے یہ خواب دیکھی مسٹر ماریسن کی لیبر پارٹی انگلستان کی پارلیمنٹ میں اقلیت میں تھی اور مسٹر چرچل کی کنزرویٹو پارٹی طاقت میں تھی اور اُمید بھی یہ تھی کہ آئندہ بھی اگر انتخاب ہوں گے تو جنگ عظیم دوم میں کامیابی کا سہرا مسٹر چرچل کے سر ہونے کی وجہ سے انگلینڈ کے عوام کنزرویٹو پارٹی کو ہی ووٹ دیں گے۔ مئی کے مہینہ میں برطانیہ کی فتح قریباً طے ہو چکی تھی اور فتح کے اس زعم میں مسٹر چرچل نے باوجود لیبر پارٹی کی عدم رضامندی کے پارلیمنٹ توڑنے اور نئے انتخاب کرانے کا فیصلہ کر دیا جبکہ ابھی نومبر ۴۵ء تک پارلیمنٹ کی میعاد باقی تھی۔ مسٹر چرچل چاہتے تھے کہ جنگ عظیم دوم کی فتح کی یہ خوشی کہیں عوام کے ذہنوں سے دھندلی نہ ہو جائے لہٰذا اس کا فوری فائدہ اُٹھالیا جائے اُدھر لیبر پارٹی اس موقع پر اپنے آپ کو الیکشن کیلئے بالکل تیار نہ پاتی تھی اور اس نے انعقاد الیکشن کو اپنے مفاد کے منافی قرار دیا مگر مسٹر چرچل نے جو کسی کی ایک نہ سننے کا تہیا کر چکے تھے الیکشن کا اعلان کر دیا ان دنوں لندن کے اخبار "ڈیلی میل" نے اپنی اشاعت ۲۶/جولائی میں لکھا:-

"مسٹر چرچل کو تعجب خیز بڑی اکثریت حاصل ہوگی"

لیکن چونکہ خدا نے اپنے ایک بندے کو قبل ازیں رؤیا کی زبان میں بتادیا تھا کہ اس مرتبہ لیبر پارٹی کامیاب ہوگی اور مسٹر ماریسن ہیرو بن کر اُبھریں گے۔ لہٰذا الیکشن کے اعلان کے بعد لیبر پارٹی کی جانب سے مسٹر ماریسن انتخابی کمیٹی کے چیئرمین مقرر کئے گئے اور ۲۶/جولائی کو دنیا یہ سُن کر حیران رہ گئی کہ کنزرویٹو پارٹی کے مقابل پر لیبر پارٹی ۲۰۴ سیٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئی۔ اس نتیجہ سے خود لیبر پارٹی کے کارکنان تک حیران تھے چنانچہ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم امریکہ نے اطلاع دی کہ:-

"سوشلسٹ پارٹی کو ناقابل یقین حد تک حیرانی ہوئی ہے کیونکہ مسٹر چرچل کے متعلق سمجھا جاتا تھا کہ جب تک جنگ جاری ہے اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا"۔ (الفضل ۱۲/نومبر ۴۵ء)

لیبر پارٹی کی یہ فتح دراصل سر ماریسن کی مرہون منت تھی چنانچہ ڈیلی میل ۲۷/جولائی نے لکھا:-

"مسٹر ہربرٹ موریسن لنڈن کی عظیم الشان فتح کا بانی مبانی ہے"۔

خود مسٹر ماریسن نے اپنی فتح کے متعلق مبلغ اسلام مولانا جلال الدین صاحب شمس کو لکھا:-

[1] حضور انور رضی اللہ عنہ کے اس رؤیا کے متعلق حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲/مئی کو مسٹر ماریسن کو اطلاع دے دی تھی۔ الفضل ۳۱/مئی ۴۵ء

"Certainly it is a great event"

"یقیناً یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ حضور انور کو خواب میں جس طرح بتلایا گیا تھا بالکل اسی طرح نمودار ہوا۔

☆- خلاف توقع لیبر پارٹی جیتی۔

☆- مسٹر ماریسن لیبر پارٹی کی طرف سے الیکشن کمیٹی کے چیئرمین مقرر ہوئے۔

☆- لیبر پارٹی کے کامیاب ہونے کے بعد سر ہربرٹ موریسن کو پریذیڈنٹ آف دی کونسل کا عہدہ ملا۔

☆- وہ ہاؤس آف کامنز کے انچارج مقرر ہوئے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ کو ملنے والی پیش خبریوں کے مطابق ہی لیبر پارٹی خلاف توقع اقتدار میں آئی اور اقتدار میں آتے ہی لیبر پارٹی نے آزادی ہند کے لئے Cabinet Mission بھجوانے کا اعلان کر دیا چنانچہ یہ مشن مارچ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان پہنچا جس کے تین ممبران لارڈ پیتھک لارنس۔ سر سٹیفورڈ کرپس اور اے بی الیگزینڈر تھے اس مشن نے ہندوستان میں ڈیڑھ ماہ قیام کیا اور مختلف سیاسی پارٹیوں سے بات چیت کی اور اس طرح ۱۶/جولائی ۱۹۴۶ء کو کانگریس اور مسلم لیگ دونوں ایک ایسے سمجھوتے پر متفق ہوئے جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی تقسیم کا فیصلہ عمل میں آیا۔

مسٹر اٹیلی کے اعلان کے مطابق لارڈ ویول کو واپس انگلینڈ بلا لیا گیا اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن ۲۲/مارچ ۱۹۴۷ء کو گورنر جنرل کی حیثیت سے ہندوستان آئے یہاں آکر ماؤنٹ بیٹن نے ۳/جون کو اپنی سکیم کا اعلان کیا جسے ۴/جولائی ۱۹۴۷ء کو برٹش پارلیمنٹ نے منظوری دی اس طرح پاکستان نے ۱۴/اگست کو اور ہندوستان نے ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو اپنی آزادی کا اعلان کیا۔ اور عزت مآب پنڈت جواہر لعل نہرو آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔

یہاں یہ بات یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ پنڈت نہرو جی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے بے حد قدر دان تھے۔ جنوری ۱۹۴۶ء میں خود آپ نے انٹرنیشنل کورٹ کی جج کیلئے حضرت چوہدری صاحب کا نام پیش فرمایا تھا۔ اور آپ کو اقوام متحدہ کے اجلاس میں ہندوستان کے مندوب کی حیثیت سے شرکت کرنے کی پیشکش بھی فرمائی تھی۔

آزادی ھند کے متعلق جماعت احمدیہ کی ۱۹۰۸ء سے ۱۹۴۶ء تک کی جانے والی طویل جدو جہد اور عظیم کامیابیوں کا ذکر ہم بدر کے گزشتہ چودہ شماروں میں کر چکے ہیں۔ اس موقع پر ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں عرض کرنا چاہیں گے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق ۱۸۸۶ء میں الہاماً بتلایا تھا کہ :-

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔

چنانچہ یہ مضمون حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اسی الہام کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے اور ہمیں اس بات پر یقین کامل ہے کہ خدائے ارحم الراحمین ذوالجود والعطاء نے آزادی کی یہ نعمت اہل ھند کو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکتوں کے طفیل ہی عطا فرمائی ہے۔

بالآخر ہم اہل وطن کو آزادئ ھند کی اس گولڈن جوبلی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے وطن عزیز کی قومی سالمیت اور بقائے دوام کی دُعا کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارا پیارا وطن جلد ہی دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو جائے۔ آمین۔

ایک احمدی شاعر جناب اکمل کے درج ذیل اشعار پر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| چمن والو مبارک ہو ہوائے گلستاں بدلی | کھلے ہیں پھول گونا گوں فضائے کل جہاں بدلی |
| پلا ساقی ئے باقی سلامت تیرا ئے خانہ | نظر آتی ہے ہم کو آج طرح آستاں بدلی |
| کلید فتح ہاتھ آئی نوید عیش ساتھ لائی | زمین بدلی زماں بدلا ردائے آسماں بدلی |
| منا کر جشن راحت اور بھی کچھ کام کرنا ہے | جو دیکھے وہ پکار اُٹھے بہار آئی خزاں بدلی |
| نظامِ نو کی بنیادیں اُٹھا لینے کا وقت آیا | جوانو اِک ذرا ہمت دکھا دو اپنی شاں بدلی |
| دعائیں احمدی احباب کی اللہ نے سُن لیں | بہ فیضِ مرشدِ اکمل یہ حالت بیگماں بدلی |

(منیر احمد خادم)

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بروز ہفتہ ۱۱/اکتوبر ۱۹۹۷ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن والدہ مکرم محی الدین عباسی صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱- مکرم میجر راجہ عبد الحمید صاحب سابق مبلغ سلسلہ ربوہ۔

۲- مکرمہ سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم سیفی صاحب ربوہ۔

۳- مکرم اصغر علی صاحب ہالینڈ۔

۴- مکرمہ فاطمہ بیگم اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب مرحوم ربوہ

۵- بشریٰ بیگم رفیق صالح صاحب بنت مکرم محمد حسین صاحب ہمشیرہ اسلم خالد صاحب اسلام آباد

# خطبہ جمعہ

# نشانات کا غلبہ ہے جو جماعت احمدیہ کو تمام دنیا پر غالب کرے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵/ اگست ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۵/ ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ من ہائم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا بائیسواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور جیسا کہ سابق میں یہ طریق رہا ہے خطبہ جمعہ ہی کو افتتاحی خطاب بنا لیا جاتا ہے چنانچہ آج اس افتتاحی خطاب میں یعنی خطبہ جمعہ کی صورت میں جماعت کے سامنے کچھ ایسی نصائح رکھنا چاہتا ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں ہیں۔ حضرت اقدسؑ کی تحریرات اگر محض پڑھ کر سنائی جائیں تو اکثر و بیشتر لوگ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے کیونکہ علم کا معیار نسبتاً کم ہے اور بعض اہل علم کے لئے بھی دو دو تین تین دفعہ تحریرات کو پڑھنا ہوتا ہے تب جا کے وہ مطالب کو پاتے ہیں۔ اس لئے کچھ عبارت پڑھوں گا کچھ اس کی تشریح کروں گا جیسا کہ جلسہ سالانہ انگلستان میں میرا طریق تھا۔ اسی طریق پر میں آج آپ کے سامنے بعض بہت ضروری نصائح اس افتتاحی خطاب میں کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یاد رہے کہ یہ اشتہار" یہ ایک اشتہار ہے جو آپؑ نے جاری فرمایا پچھلی صدی کے آخر پر، ابھی صدی پورے ہونے میں ایک دو سال ہی باقی تھے بلکہ معین طور پر میرا خیال ہے شاید ایک سال ہی باقی تھا، ۱۸۹۹ء میں یہ اشتہار شائع فرمایا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "یاد رہے کہ یہ اشتہار محض اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تا میری جماعت خدا کے آسمانی نشان دیکھ کر ایمان اور نیک عملوں میں ترقی کرے"۔ یہ پہلا فقرہ ہے اس میں بعض آسمانی نشانوں کا وعدہ ہے اور اشتہار دے کر ان نشانوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ میں آج ہی آپ کو مطلع کر رہا ہوں تا کہ جب نشان دکھائے جائیں گے تو جماعت اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

"اور ان کو معلوم ہو کہ وہ ایک صادق کا دامن پکڑ رہے ہیں، نہ کاذب کا"۔ ان کو پورا اطمینان ہو جائے نشان دیکھ کر کہ انہوں نے ایک سچے کا پہلو پکڑا ہے، سچے کا دامن پکڑا ہے جھوٹے کا نہیں۔ "اور تا وہ راستبازی کے تمام کاموں میں آگے بڑھیں اور ان کا پاک نمونہ دنیا میں چمکے"۔ صرف یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان پختہ ہو بلکہ اس کے نتیجے میں جو اصل مقصد ہے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کہ راستبازی کے کاموں میں آگے بڑھیں اور ان کا نمونہ ایک روشن نمونے کے طور پر دنیا کے سامنے چمکے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں صدی کے آخر پر جب دشمن بکواس کر رہا تھا اس کا ذکر فرماتے ہیں اور عجیب بات ہے کہ اب بھی صدی کے آخر پر ویسا ہی شور و غوغا ہے اور ہر جگہ دشمن اسی قسم کی باتوں کو دہرا رہا ہے جو گزشتہ صدی کے آخر پر دہرائی جا رہی تھیں۔

"ہر ایک طرف سے مجھ پر حملے ہوتے ہیں اور نہایت اصرار سے مجھ کو کافر و دجال اور کذاب کہا جاتا ہے اور قتل کرنے کے لئے فتوے لکھے جاتے ہیں"۔ یہ سب کچھ جو صدی کے آخر پر پچھلی صدی میں ہو رہا تھا اب پھر اسی طرح ہو رہا ہے "پس ان کو چاہئے (یعنی میری جماعت کو چاہئے) کہ صبر کریں اور گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں"۔ صبر کریں اور گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں "اور اپنا نمونہ اچھا دکھاویں کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے"۔

یہ اقتباس میں نے خصوصیت سے جماعت جرمنی میں اس خطبے میں پڑھنے کے لئے چنا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل جماعت احمدیہ جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اور بہت سی جگہ اب جماعت کے دشمن اقلیت بن گئے ہیں اور یہ خیال کہ اب ہم طاقتور ہو گئے ہیں اس لئے اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں اور خلاف بولنے والوں کے منہ توڑیں یہ خیال جہالت کے نتیجے میں از خود پیدا ہوتا ہے یا طبعی جوشوں کے نتیجے میں نوجوانوں میں ایک رد عمل پایا جاتا ہے۔ بہادر وہ ہے جو طاقت رکھتے ہوئے اصولوں کو نہ چھوڑے، جو طاقت رکھتے ہوئے انکسار سے کام لے، درگزر اور عفو سے کام لے۔ یہ وہ ضرورت تھی جس کی وجہ سے آج میں آپ کے سامنے یہ اشتہار پڑھ کے سنا رہا ہوں۔

آپ کو ایک قسم کا غلبہ نصیب ہے۔ آپ کے مقابل پر جو جلسے کئے جا رہے ہیں ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ چند سو کے سوا اور لوگ وہاں اکٹھے نہیں ہوتے اور محض گالی گلوچ اور بکواس کے بعد رخصت ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ظاہری عدد کی صورت میں بھی عظمت پا رہے ہیں اور دن بدن یہ ظاہری عدد کی عظمت بڑھتی جائے گی۔ مگر اگر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح کو نظر انداز کر دیا اور ظاہری عدد کی برتری ہی کو اپنی عظمت سمجھا تو آپ کی ساری عظمتیں ذلتوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ یہ وہ نصیحت ہے اور یہ انذار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی صورت میں آپ کے سامنے رکھا ہے "اگر وہ بھی ایسی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے"۔

صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر یہ چار صفات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصیت کے ساتھ بیان فرمائی ہیں اور انہی چار صفات کے مقابل پر چار اور صفات ہیں جو آپ سورۃ فاتحہ کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کریں گے اور یہ مضمون ہے جو باہم ربط رکھتا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جرمنی کے چھوٹے بڑے، عورتیں اور مرد سب غور سے اس مضمون کو سن کر اپنے دلوں کی تہوں میں جگہ دیں گے اور سنبھال کر رکھیں گے۔ سنبھال کر رکھنے کا ایک تو مطلب ہوتا ہے کہ استعمال ہی نہیں کیا، میری وہ مراد نہیں۔ سنبھال کر اس سے چمٹے رہیں اسے حرز جان بنالیں، اسے اپنا اوڑھنا بچھونا کر لیں۔ یہ نصیحتیں جو اس اشتہار میں کی گئی ہیں یہ اسلام کی جان ہیں اگر ان پر آپ پوری طرح سے کاربند ہو گئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی فتح ہی فتح ہے کوئی دنیا کی طاقت پھر آپ کو کسی طرف سے بھی، کسی پہلو سے شکست نہیں دے سکتی۔

فرمایا "اگر مجھ پر بہتان لگائے جاتے ہیں تو کیا اس سے پہلے خدا کے رسولوں اور راستبازوں پر الزام نہیں لگائے گئے؟"۔ کون ساخدا کا رسول اور راستباز ہے جس پر ویسے ہی الزام نہ لگائے گئے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگائے جاتے ہیں اور اس جواب میں ہی بہت بڑی دلیل آپ کے ہاتھ میں تھمادی گئی۔ یہ چیلنج ہے جو آپ ہر احمدیت کے دشمن کو کر سکتے ہیں کہ جو اعتراض تم مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہو اس سے پہلے ایک مسئلہ طے کر لو کہ وہ اعتراض حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر نہ ہوا ہو۔ اگر ہوا ہے تو پھر اسی اعتراض کو آپؑ کے خادم پر کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ اور اگر ہوا ہے تو تم بتاؤ کہ کیا تم جواب دے سکتے ہو؟ نہیں تو ہم حاضر ہیں۔ ہم ان تمام اعتراضات کا جواب دیں گے جو ہمارے آقا کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر کئے جاتے ہیں اور تمہیں طاقت نہیں ہے کہ تم ان کا جواب دے سکو۔ یہ ایک بہت ہی عظیم لیکن انتہائی قطعی اور یقینی چیلنج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر سے ابھرتا ہے۔ یہ آپ استعمال کر کے دیکھیں اور کبھی آپ کو شرمندگی نہیں اٹھانی پڑے گی۔

فرمایا "کیا حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض نہیں ہوئے کہ اس نے دھوکہ دے کر ناحق مصریوں کا مال کھایا اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں"۔ حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض کیا گیا اور بعینہٖ اس سے ملتا جلتا اعتراض چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی کیا گیا تھا اس لئے آپ نے اس اعتراض کا حوالہ دیا کہ

حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض کیا گیا کہ "مصریوں کا مال کھایا اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں اور جلد واپس آئیں گے اور عہد توڑا اور کئی شیر خوار بچوں کو قتل کیا"۔ یہ اور اعتراض بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ پرانے نبیوں پر کئے گئے وہ بھی آپ بیان فرما رہے ہیں کہ "اور کیا حضرت داؤدؑ کی نسبت نہیں کہا گیا کہ اس نے ایک بیگانہ کی عورت سے بدکاری کی"۔ بیگانہ عورت کا نام یاد رکھیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا ہزارواں حصہ بھی الزام نہیں لگا جو حضرت داؤدؑ پر لگایا گیا۔

تو یہ وہ الزام ہے جس کو یہ مولوی لوگ سچا سمجھتے ہیں اور نعوذ باللہ حضرت داؤدؑ کے اوپر الزام میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان کی تفاسیر نے اس الزام کو دہرایا ہے 'اوریا' جرنیل تھے جس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے اس کی بیوی سے محبت کر کے 'اوریا' کو قتل کروانے کے لئے اس کو ایک ایسے میدان جنگ میں بھیج دیا جہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو الزام لگائے گئے اس سے بہت بڑھ کر اسی نوعیت کے اعتراضات پہلے لوگوں نے اپنے اپنے وقت کے انبیاء پر لگائے تھے "اور فریب سے 'اوریا' نام ایک سپہ سالار کو قتل کرادیا اور بیت المال میں ناجائز دست اندازی کی؟ اور کیا ہارونؑ کی نسبت یہ اعتراض نہیں کیا گیا کہ اس نے گوسالہ پرستی کرائی؟" یعنی حضرت ہارونؑ نے خود گئوسالہ پرستی کرائی۔ "اور کیا یہودی اب تک نہیں کہتے کہ یسوع مسیح نے دعویٰ کیا تھا کہ میں داؤد کا تخت قائم کرنے آیا ہوں اور یسوع کے اس لفظ سے بجز اس کے کیا مراد تھی کہ اس نے اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی؟" حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ تھے کہ میں داؤدؑ کا تخت دوبارہ قائم کرنے کے لئے آیا ہوں، تخت پر بیٹھنے کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ دشمن جو اس تخت کے معنے صحیح سمجھتا نہیں تھا اس لئے حضرت مسیح سے آپ کے دشمنوں نے طرح طرح کے مذاق اڑائے اور وہ تخت جو آسمانی تخت تھا اس کو زمینی تخت سمجھ کر آپ کا تمسخر اڑاتے رہے اور طرح طرح کی اذیتیں دیتے رہے اس میں اب کیا مراد یہ نہ تھی کہ "اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی اور کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے"۔

"یہودی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مسیح نے کہا تھا کہ ابھی بعض لوگ زندہ موجود ہوں گے کہ میں واپس آؤں گا مگر یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی"۔ اب ان پیشگوئیوں کی جو لطیف تشریحات، ایسی جو عقل اور دل کو مطمئن کرنے والی ہوں جماعت احمدیہ کرتی ہے وہ ان مولویوں کے بس کی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو جہاد کا ایک کارخانہ دے دیا ہے ان باتوں میں۔ بہت عظیم اسلحہ ہے جو شکست کے نام سے نا آشنا ہے۔ اس اسلحہ کو اس کامیابی کے ساتھ استعمال کریں جس کامیابی کے ساتھ ایک مومن کا شیوہ ہے۔ لیکن یہ تمام کارخانہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قائم فرمایا ہے اس کی بقاء کے لئے تمام اہم ترین باتیں آپ کے سامنے کھول کر رکھ دی ہیں۔

"ایسا ہی ہمارے نبی ﷺ کے بعض امور پر جاہلوں کے اعتراض ہیں جیسا کہ حدیبیہ کے واقعہ پر بعض نادان مرتد ہو گئے تھے اور کیا اب تک پادریوں اور آریوں کی قلموں سے وہ تمام جھوٹے الزام ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی نسبت شائع نہیں ہوئے جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باقی نبیوں کے حوالے سے بعض باتیں درج فرمادیں لیکن حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی جو گہری عزت اور محبت آپؑ کے دل میں گاڑی گئی تھی آپؑ نے ان الزمات کی تفصیل بیان کرنے سے گریز فرمایا ہے لیکن ایک راز کی بات سمجھا دی ہے۔ فرمایا، آنحضرت ﷺ پر جتنے اعتراضات ہوئے ہیں وہ تمام تر میری ذات پر بھی ہوئے ہیں پس جتنے بیہودہ اور گندے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر کئے گئے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن نے آنحضرت ﷺ کی ذات پر بھی کئے ہیں۔

پس یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ وہ تمام اعتراضات جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر کئے گئے وہ سارے اعتراض یا ان سے ملتے جلتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی کئے گئے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ان تمام اعتراضات کو اکٹھا کیا تھا۔ ایک بھی اعتراض ایسا نہیں نکلا جو آنحضرت ﷺ پر دشمن نے کیا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ان مولویوں نے اسے دہرایا نہ ہو اس لئے صرف اسی موضوع پر دوٹوک فیصلہ ممکن ہے۔ اس کے لئے آپ علماء کو چیلنج دے سکتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کریں جو اعتراض یا اس سے ملتا جلتا اعتراض مخالفین نے آنحضرت ﷺ پر نہ کیا ہو تو اس کو ہم زیر نظر لائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان پر فرض ہو گا کہ وہ اعتراض یا اس سے ملتا جلتا جو بھی اعتراض ہو اس کا وہ جواب دیں اور ہم بھی حضرت مسیح موعودؑ پر پڑنے والے اعتراض کا جواب دیں گے مگر پہلے وہ آنحضرت ﷺ کا دفاع کر کے دکھائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ کامیاب دفاع نہیں کر سکیں گے۔ کامیاب دفاع وہی ہے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور جس کی جماعت احمدیہ کو تربیت دی گئی ہے۔ پس ان سے کہیں گالی کا جواب ہمارے پاس گالی نہیں ہے غصے کا جواب عفو سے دیں گے نفرت کا جواب محبت سے دیں گے مگر ہمارے آقا و مولا پر جو اعتراض تم کرتے ہو پہلے اچھی طرح چھان بین کر کے یہ فیصلہ کر لو کہ کیا ان میں سے کوئی اعتراض آنحضرت ﷺ پر ہوا کہ نہیں۔ اگر ہوا تھا تو مہدی کی شان اپنے آقا سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔

یہ ناممکن ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو تو نئے نئے اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا ہو اور آپ کے غلامِ کامل حضرت امام مہدی کو ان اعتراضات سے بچالیا گیا ہو۔ پس سب سے پہلے ایسے اعتراضات کی فہرست تبلیغ کرنے والے احمدیوں کے پیش نظر رکھنی چاہئے اور **نظارت اصلاح و ارشاد کا کام ہے** کہ اس قسم کے اعتراضات کی فہرست بنائیں جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی نوعیت کے ہونے والے اعتراضات بھی ایک کالم کی صورت میں سامنے درج ہوں تاکہ احمدی مبلغین کے لئے سہولت ہو مگر یہ ایک نازک معاملہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے لازم ہو گا کہ اس پمفلٹ میں ساتھ ساتھ یہ سمجھایا جائے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہونے والا یہ اعتراض لغو اور جھوٹا ہے اور ہم اس کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن اگر کوئی غیر احمدی سمجھتا ہے کہ اعتراض جھوٹا اور لغو نہیں تو پھر بے شک وہ مسیح موعود علیہ السلام پر ویسا اعتراض کرے۔ ہم اس اعتراض کا جواب بھی اسے دیں گے اور آنحضرت ﷺ پر ویسے ہی اعتراضات کو بھی لغو اور جھوٹا ثابت کریں گے۔ پس اس غرض سے نہیں کہ آپ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دفاع کے لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کو آگے کریں۔ یہ ایک اہم بات ہے جس کی پہلے بھی میں نے وضاحت کی تھی اور اب پھر کر رہا ہوں کہ میرا منشاء ہرگز یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کے دفاع میں آگے بڑھیں۔ بلکہ میرا منشاء تو صرف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جو اعتراضات کئے گئے ان اعتراضات کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گزرنے والے حالات کے ذریعہ دیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ ان سب اعتراضات کا وہی جواب درست ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا کے دفاع میں پیش کیا ہے۔

پس یہ وہ حکمت عملی ہے اور یہ جہاد کی وہ پالیسی ہے جسے آپ کو اپنانا ہے۔ بعض دفعہ احمدی نوجوان اپنی غفلت کی وجہ سے، لاعلمی کی وجہ سے کسی غیر احمدی کے اعتراض کے مقابل پر فوراً رسول اللہ ﷺ کا حوالہ دے دیتے ہیں اور یہ طریق نامناسب اور ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اس طریق کو اختیار نہیں فرمایا۔ آپ نے اپنے اوپر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے اگر وہ جواب کسی کو تسلیم نہیں تو پھر ویسا ہی اعتراض آنحضرت ﷺ پر بھی کیا گیا۔ گویا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے سینے کو آپ ایک طرف کر دیں گے اور سیدھا اعتراض کا نشانہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کو بنائیں گے۔ اس بناء پر غلام کو اس کی غلامانہ حیثیت میں ہی آقا کے سامنے رہنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سینہ اسی طرح مقابل پر تنا رہے گا جس طرح ہمیشہ تنا رہا ہے۔ سب سے بڑھ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی غیرت آپ نے دکھائی ہے پس اس پہلو کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "غرض مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض نہیں جو مجھ سے پہلے خدا کے نبیوں پر نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ جب تم ایسی گالیاں اور ایسے اعتراض سنو تو غمگین اور دلگیر مت ہو کیونکہ تم سے اور مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت یہی لفظ بولے گئے ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی نسبت وقوع میں آچکی ہیں ہم میں پوری ہوں"۔ ان تمام اعتراضات کا انبیاء کی ذات میں اکٹھے ہو جانا یہ دراصل انبیاء کی صداقت کا نشان ہیں۔ نبیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں سے یہ سلوک نہیں ہوا۔ ساری تاریخ اسلام کا آپ مطالعہ کرلیں وہ تمام اعتراضات جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ پر لگائے گئے وہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں اکٹھے کئے گئے ہیں اور کسی عالم، کسی بڑے چھوٹے، کسی مذہبی راہنما، کسی فرقے کے راہنما پر وہ سارے اعتراضات اس

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎
روایتی زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

طرح اکٹھے وارد نہیں کئے گئے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر رسول اللہ ﷺ کا حوالہ دیئے بغیر دہرائے گئے- مگر آپ نے جو حکمت عملی میں نے آپ کو بتائی ہے جو طرز جہاد سمجھائی ہے اس کے مطابق دشمن کا مقابلہ کرنا ہے مگر یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آگے رکھنا ہے پیچھے نہیں رکھنا- رسول اللہ ﷺ کے دفاع کے لئے آپؐ کا سینہ ہے اور آپؑ کے دفاع کے لئے ہمارا سینہ ہے- دشمن چاہے تو لاکھ ہمیں چھلنی کرے ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں مگر ہم اپنے آقا و مولا کے سینوں کو ان تیروں سے ضرور بچائیں گے- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے-

فرماتے ہیں "یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جب کہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اسی کی جناب میں تضرعات کریں اور اس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں- سو اسی بنا پر میں نے یہ دعا کی ہے- مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں ربّ انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے"-

یہ صبر دعا میں ڈھلا کرتا ہے اور جتنا آپ عفو سے کام لیں گے اتنا ہی دعاؤں کی طرف توجہ ہو گی- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے تعلق سے یہ بات آپ کو سمجھا رہے ہیں- محض دعائیں کرنا کہ اے اللہ دشمن کو تباہ و برباد کردے، احمدیت کو ترقی ہو یہ کوئی دعا نہیں- **دعا وہ ہوتی ہے جو دل سے نکلے اور صبر کی کوکھ سے پھوٹے**- صبر اور دعا کا گہرا تعلق ہے، صبر ہی دل میں وہ غم پیدا کرتا ہے، وہ بے انتہاء درد دل میں ابھارتا ہے جیسے ایک طوفان برپا ہو جائے اور اس طوفان سے جو آہیں اٹھتی ہیں اس سے جو دردناک دعائیں اٹھتی ہیں یہ وہی دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوا کرتی ہیں- پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آپ کو صبر کی تلقین کرتے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ رہے ہوں کہ صبر کرتے رہو کوئی فرق نہیں پڑے گا- حقیقت میں یہ مضمون اس لئے سمجھایا جا رہا ہے تاکہ آپ کو دعاؤں کی توفیق ملے اور دعائیں بھی ویسی ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حضور عرض کیں-

فرماتے ہیں "ربّ انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے"- یہ معاملہ سمجھنے والا ہے حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی تھی "ربّ انّی مغلوب فانتصر" اے میرے خدا میں مغلوب ہو چکا ہوں پس تو میری مدد فرما اور میرا بدلہ لے- انتصار میں بدلہ لینے کا مضمون پایا جاتا ہے- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قوم کی ہلاکت اور تباہی میں اس قسم کی دلچسپی نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قوم ہی میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں فخر محسوس کریں گے اور مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق سے وہ صحابہ سے ملائے جائیں گے- یہ یقین کامل اگر مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں نہ ہوتا تو آپ کی دعا فانتصر تک جا پہنچتی-

آپ فرماتے ہیں یاد رکھو میری دعا اتنی ہے ربّ انّی مغلوب اے میرے رب میں مغلوب ہو چکا ہوں- فانتصر نہیں کہنا- یہ نہیں کہنا کہ تو اس قوم سے میرا بدلہ لے- "اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کردے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا- میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلے کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں بلکہ جیسا کہ میں تمام ان لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں خواہ وہ ایشیا کے رہنے والے ہیں اور خواہ یورپ کے اور خواہ امریکہ کے ایسا ہی میں عام اغراض کی بناء پر بغیر اس کے کہ کسی زید یا بکر کا میرے دل میں تصور ہو خدا تعالیٰ سے ایک آسمانی شہادت چاہتا ہوں جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو"-

یہ مباہلے کے علاوہ ایک مضمون ہے- مباہلے کی باتیں اس سال کے آغاز میں میں کر چکا ہوں آپ کو تفصیل سے سمجھا چکا ہوں- حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس اشتہار سے پہلے، اس صدی کے اختتام سے پہلے مباہلے کا اعلان کر چکے تھے اس میں ایک مقابلہ ہے، اس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر یہ تیری قسمیں، تیری عزت اور جلال کی قسمیں کھا کر جھوٹ بولیں تو پھر تو ان سے ہمارا بدلہ اتار لیکن یہ اس سے بالا مقام ہے- آپ فرماتے ہیں یہاں میں کسی زید بکر کسی دشمن کا کوئی تصور نہیں رکھتا- میں اپنے رب سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں انہوں نے میری کوئی بات نہیں مانی- جو سچائی کا فیصلہ کرنے کی راہیں تھیں وہ سب یہ ترک کر بیٹھے ہیں ایسے مقام پر آگئے ہیں جہاں فیصلے زمین میں نہیں بلکہ آسمان پر کئے جاتے ہیں- پس اے میرے رب میں تجھ سے ایک نشان چاہتا ہوں- کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس کے نتیجے میں میری صداقت روشن ہو جائے اور وہ نشان امن کا نشان ہو- یہ بہت ہی عظیم دعا ہے جو اس صدی کے آخر پر آپ کو خاص طور پر اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے-

جہاں تک جاری مباہلے کا تعلق ہے وہ اپنا کام ایک سال کے اندر ضرور دکھائے گا اور دکھا رہا ہے اس کو میں کالعدم نہیں کر رہا- یاد رکھیں مباہلے کی دعائیں اپنے طور پر جاری رہیں گی مگر مباہلے کے بعد جیسا کہ ہمیں نظر آرہا ہے ضدی لوگ پھر بھی ضد کریں گے اور ان کی ضد توڑنے کے لئے آسمان سے ہم نے ایک امن کا نشان مانگنا ہے اس کے لئے اس سارے صبر اور عفو اور درگزر کی ضرورت ہے جس کا حوالہ مسیح موعود علیہ السلام شروع میں دے چکے ہیں-

"ایک آسمانی شہادت چاہتا ہوں جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو..... اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں اس کی نظر میں صادق نہیں ہوں تو اس تین برس کے عرصے تک جو ۱۹۰۲ء تک ختم ہوں گے میری تائید میں ایک ادنیٰ قسم کا نشان بھی ظاہر نہیں ہوگا اور اس طرح پر میرا کذب ظاہر ہو جائے گا اور لوگ میرے ہاتھ سے مخلصی پائیں گے- اور اگر اس مدت تک میرا صدق ظاہر ہو جاوے جیسا کہ مجھے یقین ہے تو بہت سے پردے جو دلوں پر پڑے ہیں اٹھ جائیں گے"-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تین سال کے عرصہ میں ایک نشان مانگ رہے ہیں جلسہ سالانہ کی تقریر میں غالباً میں نے بھی آئندہ دو تین سال کی بات کی تھی- مجھے یہ یاد پڑتا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں تین سال کی بات بھی کی ہے مگر وہ تین سال کی بات مباہلے کے طور پر نہیں بلکہ احمدیت کی تائید میں، اسکے حق میں عظمت کا نشان مانگنے کے لحاظ سے کی تھی اور اس تحریر سے وہ بات کھل گئی- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں جو امن اور صداقت کا نشان مانگ رہا ہوں یہ عبادات میں سے ہے- یہ نشان ایک ایسی دعا سے تعلق رکھتا ہے جو سورۃ فاتحہ کی جان ہے اور یہ نشان ایسا ہے جو میری ساری جماعت کے ہر فرد میں ظاہر ہوگا اور اس غرض کے لئے آپ نے تین سال مانگے ہیں ایک امن کے نشان کے طور پر-

آپ لوگ حیران ہوں گے کہ یہ کس قسم کا امن کا نشان ہے جو جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں ظاہر ہونے والا ہے- اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سال اس لئے مانگے ہیں کہ اس کے لئے بہت محنت اور مشقت کی ضرورت ہے، بہت دعاؤں کی ضرورت ہے، گریہ وزاری سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے پاک تبدیلیاں چاہنے کی ضرورت ہے- اور یہ دراصل وہ نشان ہے جس کی طرف مسیح موعود علیہ السلام آپ کے ذہنوں اور دلوں کو منتقل فرما رہے ہیں- فرماتے ہیں "میری یہ دعا بدعت نہیں ہے بلکہ ایسی دعا کرنا اسلام کی عبادات میں سے ہے جو نمازوں میں ہمیشہ پنج وقت مانگی جاتی ہے کیونکہ ہم نماز میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم- اس سے یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا کثرت سے پڑھیں-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ- (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا- (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاجِ دعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش


We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

A.S. BINNING

Import - Export, Textil - Großhandel

Inh.: Avtar Singh Binning

Lager

Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg

(S-Bahn Hammerbrook)

Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39

Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں"۔

اب آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ آسمان سے کوئی جلوہ ظاہر ہو عجیب طرح کا اور آپ نیچے بیٹھے اس کا تماشہ دیکھ رہے ہوں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام جو نشان مانگ رہے ہیں وہ جماعت احمدیہ کے اندر ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی کا نشان ہے۔ ایک ایسا نشان ہے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے چمکتا رہے گا۔ یہ ایک ایسا نشان ہے جو اپنی ذات میں بولنے والا نشان ہے۔ اگر مرد صادق پیدا ہو جائے تو اسے دیکھ کر کسی اور نشان کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کو اس دعا کی طرف متوجہ فرماتے ہیں اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم کہ ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پہ تو نے انعام فرمایا "خدا سے ہم اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں۔ نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال، صلحاء کا کمال۔ سو نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے بالعموم جو دعائیں کیں ان کے نتیجے میں نبی کا کمال تو آپ کو عطا ہو گیا اور اس کمال کے پیچھے پیچھے ہمارا قافلہ چل رہا ہے۔ ہمارے لئے جو تین کمال باقی ہیں جنہیں ہمیں اپنانا ہے اور ہر احمدی کو اس کا نمونہ بننا ہے وہ کمالات یہ ہیں "صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانے پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دیں"۔ **یعنی تمام جماعت احمدیہ کو اگر صدیق کا نشان دکھانا ہے تو ان کے لئے لازم ہے کہ قرآن کریم میں جو صدیقیت کے نشانات بیان فرمائے گئے ہیں وہ تمام نشانات اپنی ذات میں پورے کر کے دکھائیں اور جماعت احمدیہ میں کثرت سے صدیق پیدا ہونے لگیں** یہ ایک ایسا نشان ہے جو حیرت انگیز طور پر اسلام کا مقصود ہے۔

اسلام کا تو مقصد ہی ان نشانات کی طرف لے کے جانا ہے اور یہی وہ نشان ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ نشان آج ہماری جماعت میں ظاہر ہو جائیں تو اس کے سوا اور کسی غلبے کے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی **نشانات کا غلبہ ہے جو جماعت احمدیہ کو تمام دنیا پر غالب کرے گا اور ایسے رنگ میں غالب کرے گا کہ اس غلبے کی قیمت ہوگی۔ جو عددی غلبہ نہیں ہوگا جو صلاحیتوں کا غلبہ ہوگا۔** پس آج جب کہ ہم عددی غلبے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھ رہے ہیں اس عددی غلبے کو صلاحیت کے غلبے میں بدلنے کے لئے ہمیں آج ہی جدوجہد کی ضرورت ہے ورنہ یہ عددی غلبہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گا۔

اس سلسلے میں میں نے گزشتہ چند خطبات میں اور اس سے پہلے بھی آپ کو متوجہ کیا تھا کہ ہمارا ہر مسئلے کا حل وحدانیت ہے، توحید باری تعالیٰ ہے جس کے ذریعے ہمارے سارے مسائل حل ہوں گے۔ اگر توحید کو چھوڑیں گے تو آپ کا عددی غلبہ دنیا قبول نہیں کرے گی۔ ایک ہی غلبہ ہے جو صفات باری تعالیٰ کا غلبہ ہے اس غلبے میں کوئی اجنبیت نہیں۔ اگر سچائی کا غلبہ ہے تو دنیا کی کون سی قوم ہے جو سچائی کو اپنے ملک پر غالب آنے سے روکے یا ناپسند کرے یا یہ سمجھے کہ سچائی تو ایک پاکستانی کردار ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ کون ہے جو نیکی یعنی عموماً بنی نوع انسان سے ہمدردی کو ایک غیر ملک کی صفت جانے۔ پس صفات باری تعالیٰ کی خوبی یہ ہے یعنی اور خوبیوں کے علاوہ ایک خوبی یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ کے پیچھے اگر آپ چلیں، انہیں اپناتے ہوئے چلیں تو دنیا کی کوئی قوم بھی آپ کے غلبے کے خلاف رد عمل نہیں دکھا سکتی کیونکہ آپ کا غلبہ توحید باری تعالیٰ کا غلبہ ہوگا، ان صفات کا غلبہ ہوگا جو بین الاقوامی ہیں، ان صفات کا غلبہ ہوگا جنہیں ہر قوم اپنانا چاہتی ہے خواہ اپنا سکی ہو یا نہ اپنا سکی ہو۔

اس لئے یہ بہت ہی اہم باتیں ہیں جو میں آج آپ سے کر رہا ہوں۔ **صفات باری تعالیٰ کے غلبے کو اپنائیں** اور جب اس غلبے کی خاطر آپ کام کریں گے تو یہ چار صفات ابھریں گی ایک نبی کی صفت، ایک صدیق کی صفت، ایک شہید کی صفت اور ایک صالح کی صفت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے"۔ یہ وہ حصہ ہے جسے جماعت احمدیہ کی اکثریت اپنا سکتی ہے۔

صدیقیت کے لئے جس محنت اور خلوص اور تقویٰ کی ضرورت ہے یہ ایک سال، دو سال، تین سال کے بعد بھی ضروری نہیں کہ اکثر کو نصیب ہو سکے کیونکہ صدیقیت کے ساتھ نبوت کے بعد سب سے مشکل صفات ہیں اور نبوت کا پرتو ہی صدیقیت ہے۔ غیر نبی جب نبی کی طرح ہو جائے تو اسے صدیق کہا جاتا ہے۔ اللہ ایسے لوگوں ہی سے نبی چنتا ہے جو صدیقیت کی صفات پہلے رکھتے ہیں۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میں سے ہر آدمی صدیق بن سکتا ہے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ **آپ میں سے ہر آدمی صدیق بننے کی کوشش ضرور کرے، اسے اپنا مطمح نظر بنائے اور اس مضمون پر غور کرے اور ہماری جماعت کو ہر جگہ تربیت میں اس مضمون کو بالا رکھنا چاہئے اور پیش نظر یہ رکھنا چاہئے کہ جو بھی ہم تبدیلیاں دنیا میں لائیں ان سب تبدیلیوں کے ساتھ ہی اپنی اندرونی تبدیلیوں کی طرف بھی متوجہ ہو جائیں** اور نئے آنے والوں کو صدیقیت کی دعوت دیں، نئے آنے والوں کو شہادت کی دعوت دیں۔

صدیقیت کے بعد شہادت کا مضمون جسے مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اسے غور سے سن لیں۔ فرماتے ہیں: "اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے"۔ اب آپ کو ہر قسم کے دکھ دنیا کے مختلف مقامات پر دیئے جاتے ہیں پاکستان میں بھی دیئے گئے یہاں بھی دشمن آپ کے پیچھے پڑا ہوا ہے دوسرے ملکوں میں بھی دشمن چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ وہی سلوک ہو جو پاکستان کے بدوں نے پاکستان کے صالحین اور صدیقوں اور شہیدوں سے کیا ہے تو آپ یہ سن لیں کہ اس وقت صبر دکھانا ایک عام صبر نہیں ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں "خارق عادت" ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عام عادات سے ہٹ کر ہو۔ ایسا صبر جو رفتہ رفتہ ہر انسان کو نصیب ہو جاتا ہے وہ خارق عادت نہیں ہوا کرتا۔ جب کسی کا پیارا مرتا ہے وہ صبر ہے جو خارق عادت کا صبر ہے۔ مرنے کے چند سال کے بعد اسے صبر آتا ہی آتا ہے۔ انسان کے بس میں ہی نہیں ہے کہ ہر غم کو سینے سے ہمیشہ کے لئے لپٹائے رکھے۔ بالآخر انہی گھروں میں جہاں رونا اور پیٹنا ہوا انہی گھروں میں ہنسیاں شروع ہو جاتی ہیں انہی گھروں سے قہقہوں کی آوازیں آتی ہیں ان کی زندگیاں بدلنے لگتی ہیں اور ہر غم وقت کے لحاظ سے ماضی میں رہ جاتا ہے ہر غم ایسا ہے جسے دفنایا جا رہا ہے۔ پس دفنایا جانے والا غم بھی قانون قدرت کے نتیجے میں بالآخر ضرور دفنایا جاتا ہے مگر ایسے صبر کو صبر نہیں کہا جاتا۔ جب غم تازہ ہو، جب وہ جس کی نعش دفنائی جانی ہے آنکھوں کے سامنے ہو، جب اسے زمین میں اتارا جانے والا ہو اس وقت اگر آپ صبر پر قائم ہوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اسے خارق عادت کہا جاتا ہے۔ یعنی عام انسانوں کی طاقت سے بالا صبر ہے ان سے ہٹ کر صبر ہے۔ فرمایا تم مصائب اور ابتلاؤں میں خارق عادت صبر دکھاؤ اور یہ صبر ایسا ہے جو آسمان کے کنگرے ہلا دیا کرتا ہے۔ یہ صبر ایسا ہے جو سچی اور گہری دعاؤں کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ صبر ایسا ہے جو دنیا میں انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پس دنیا میں سب سے زیادہ انقلاب شہیدوں کے ذریعے برپا ہوا ہے۔ صدیق اپنی جگہ رہے اور رسالت سے چمٹے رہے۔ رسالت کا نشان تو بن گئے مگر کثرت سے نہ پیدا ہوئے۔ شہید وہ ہیں جو امت محمدیہ میں کثرت کے ساتھ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں اور یہ ان کی شہادت ہے جو اسلام کی سچائی کی شہادت ہے۔ شہید کو شہید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایسا شخص جس کی گواہی پر اعتماد کیا جا سکے، کامل یقین کیا جا سکے۔ پس جو


ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494



Exporters & Importers
All types of Lather jackets, Ladies bags, parse, hand globs, Organic Coton (Garments, Baby Cloths)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

شخص اپنی ذات کو ایک سچائی کی خاطر فنا کر دے اس سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی- پس آپ نے اگر احمدیت کی سچائی میں گواہیاں دینی ہیں، اگر شہادت کی آواز بلند کرنی ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں شہید کی خارق عادت صفات اپنانے کی کوشش کریں- اگر آپ میں شہادت کی یہ صفات داخل ہو گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی گواہی دنیا کو ضرور قبول کرنی ہو گی-

اور پھر آخر پہ یہ فرماتے ہیں: "مرد صالح کا کمال یہ ہے" اب یہ عام مسلمان جن میں اس وقت میری نظر میں احمدی ہیں وہ سارے شامل ہیں- جو بلند مقامات آپ کو بتائے تھے ہو سکتا ہے بعضوں کا تصور بھی وہاں نہ پہنچا ہو کیونکہ جو ادنیٰ مقام میں آپ کو اب بتانے لگا ہوں جہاں سے ہمارا سفر شروع ہوتا ہے اپنے نفس پر غور کر کے دیکھیں کہ کیا آپ کو یہ مقام نصیب ہو چکا ہے- جو بنیادی پلیٹ فارم ہے اس پر قدم رکھیں گے تو اگلی منازل طے ہونے کا امکان پیدا ہوتا ہے- اگر اس بنیادی سطح پر آپ کا قدم نہیں ہے تو اگلے سارے مقامات آپ کے تصور کی باتیں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں پس اسے غور سے سن لیجئے-

فرماتے ہیں: "مرد صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جاوے"- یہ پہلی منزل ہے اب کچھ شاید آپ کو اندازہ ہوا ہو کہ نبوت کتنی اونچی چیز ہے- پہلی منزل کی بات یہ ہے کہ ہر قسم کے فساد سے دور ہو جاوے- ہمارے کتنے گھر ہیں جنہیں ہم امن کا گہوارہ کہہ سکتے ہیں- کتنے تعلقات ہیں جنہیں ہم امن کا گہوارہ کہہ سکتے ہیں- کتنی دوستیاں ہیں جن کے متعلق ہم یقین دلائیں کہ یہ دوستیاں فساد پر منتج نہیں ہو سکتیں- اکثر دوستیاں ایسی شرائط سے وابستہ ہوتی ہیں، ایسی نفس کی امیدوں سے وابستہ ہوتی ہیں جن میں ہر شخص اپنے مقصد کی حفاظت کرتا ہے اور ذرہ بھی وہ سمجھے کہ اس مقصد پر آنچ آرہی ہے تو اس دوستی کو ترک کر دیتا ہے بلکہ وہ صلح کے تعلقات کو فساد میں تبدیل کر دیا کرتا ہے-

یہ قدم ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ میں سے ہر ایک کو کم سے کم مرد صالح کے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں باقی سب باتیں بعد کی باتیں ہیں اور وہ یہ ہے "ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جائے اور مجسم صلاح بن جائے کہ وہ کامل صلاحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے"- ہر احمدی کامل طور پر پر امن ہے، ہر احمدی دوسرے فرد کو امن کی ضمانت دیتا ہے- ہر احمدی اپنے بھائی کے لئے ایک امن کی ضمانت ہے- ہر احمدی اپنی بیوی کے لئے، اپنے بچوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے ایک امن کی ضمانت ہے- **ہر گھر کو فساد سے پاک کرنا یہ وہ پہلا قدم ہے جو ہمیں لازماً اٹھانا ہوگا اس کے بغیر ہماری ساری ترقیات کی خوابیں خواب و خیال ہیں، ایسی خوابیں ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں نکلا کرتی-**

آپ اپنی خوابوں کو وہ سچی خوابیں بنائیں جن کی آپ تعبیر بن جائیں- آپ نے جو خوابیں دیکھی ہوں ان کی تعبیر آپ نے بننا ہے- دنیا میں وہ تعبیر تب ظاہر ہو گی اگر پہلے آپ کی ذات میں ظاہر ہو- پس سب **سے پہلے اپنے آپ کو امن کا گہوارہ بنائیں، صلاحیت کا گہوارہ بنائیں، ہر قسم کے فساد سے کلیتہً پاک ہو جائیں**- یہ بات ایک فقرے میں ہے مگر ساری انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے- اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے، خدا کرے امن اور خیریت سے لوٹیں، تو پھر اس بات کو سوچیں کہ جب بھی آپ بات کرتے ہیں یا کوئی ارادہ باندھتے ہیں یا کسی سے معاملہ کرتے ہیں اس میں کوئی فساد کا پہلو مخفی تو نہیں ہے-

جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے کہ ہر جھاڑی میں چیتا مخفی دکھائی دیتا ہے- یہ جھاڑی تو ایک فرضی جھاڑی ہے کہ ہر جھاڑی کے پیچھے ایک چیتا ہو یا توہمات کی جھاڑی ایسی ہوا کرتی ہے کہ جنگل میں ہر جھاڑی کے پیچھے چیتا دکھائی دے- مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے نفس کی جھاڑیاں ایسی ہیں کہ ہر جھاڑی میں چیتا چھپا ہوا ہے ہر جھاڑی میں فساد کا خونخوار ببر مخفی ہے اگر آپ نے اس سے حفاظت کرتے ہوئے اپنے آپ کو امن کی راہوں پر نہ ڈالا تو ہمیشہ خطرے میں رہیں گے- لیکن مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نصرت عطا ہوتی ہے جب وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا کی خاطر امن میں آؤں گا اور امن کو قائم رکھوں گا تو یہ سارے غائب ہو جاتے ہیں- آسمان سے نور کا ایک ہی جلوہ ان چیتوں کو آپ کے دلوں سے نکال کے باہر کرے گا- کوئی فسادی جانور آپ کے دل میں نہیں رہے گا- آپ کی نیتیں پاک اور صاف ہو جائیں گی لیکن اسی صورت میں کہ اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ مرد صالح بننے کی کوشش کریں-

آپ فرماتے ہیں: "یہ چاروں قسم کے کمال جو ہم پانچ وقت خدا تعالیٰ سے نماز میں مانگتے ہیں یہ دوسرے لفظوں میں ہم خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان طلب کرتے ہیں اور جس میں یہ طلب نہیں اس میں ایمان بھی نہیں"- وہ نشان جس کی طرف گھیر کر آپ کو لے جایا جا رہا ہے یہ سورہ فاتحہ کی اس آیت کا نشان ہے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم- آگے میں کچھ عبارت چھوڑ کر، اب خطبے کا وقت ختم ہو رہا ہے غالباً، میں آپ کو اس طرف لے کر آتا ہوں "ایک شخص خدا تعالیٰ کی تقدیس تبھی کر سکتا ہے کہ جب وہ یہ چاروں قسم کے نشان خدا تعالیٰ سے مانگتا رہے- حضرت مسیحؑ نے بھی مختصر لفظوں میں یہی سکھایا تھا دیکھو متی باب ۸ آیت ۹- پس تم اسی طرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو"- حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی باپ سے یہ دعا مانگی تھی جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح ثانی کے طور پر آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں کہ تیرے نام کی تقدیس ہو-

آپ فرماتے ہیں جب تک تمہارے دلوں میں وہ قوت قدسیہ پیدا نہ ہو جائے جس کی طرف تمہیں میں بلا رہا ہوں تمہیں ان دعاؤں کے جواب میں کوئی آواز نہیں آئے گی- اپنے نفس کو پاک و صاف کرو اور پاک و صاف کرنے کے لئے خدا سے دعائیں مانگو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہو گا- وہ نئی زمین اور نیا آسمان وہ زمین و آسمان ہیں جن کو بنانے کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور جن کی از سر نو تعمیر کا ہم نے ارادہ کیا ہے- اللہ ہمارے ارادوں میں برکت ڈالے اور ہمارے اندر یہ پاک معنی خیز تبدیلیاں پیدا کرے ورنہ فتح کے نعرے لگانا محض جھوٹی شیخی ہے ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں-

اب جلسے کے دوسرے پروگرام شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور سارے جلسے کو ان دعاؤں سے معمور رکھیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں- ہے تو ایک ہی دعا مگر مختلف لوگوں کے لئے مختلف دعائیں بن جائیں گی- قدم بہ قدم ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگتے رہیں اور اس جلسے کو بھی امن کا گہوارہ بنائیں اور کوشش کریں کہ آپ کے سفر کی پہلی منزل یہ جلسہ ہی بن جائے اور یہیں سے آپ کا شہادت اور صدیقیت کی طرف سفر شروع ہو-

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن


ارشاد نبوی
خیر الزَّادِ التَّقوىٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹولین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105.661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

# اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

**خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

**برموقع جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۶ء**

**چوتھی قسط**

## مرتدین کے بارہ میں قرآن کا مؤقف

اب اس کے مقابل پر میں وہ آیات قرآنیہ پیش کرتا ہوں جن میں ارتداد کا واضح ذکر موجود ہے مگر ارتداد کی سزا، قتل کا قطعاً کوئی ذکر موجود نہیں، بلکہ اس کے برعکس کھلا کھلا مضمون ہے اور اس مضمون پر اتنی واضح آیات ہیں کہ ان کے بعد نظریہ قتل مرتد کی کوئی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ * اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ * وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ * وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ *﴾

(المنٰفقون: ۲ تا ٦)

ترجمہ:- کہ اے محمد! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے، کیونکہ اسی نے تجھے بھیجا ہے- اس سے بہتر کون تجھے جان سکتا ہے؟ اس کے باوجود اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں- بات بظاہر سچی کر رہے ہیں لیکن بول جھوٹ رہے ہیں- کیونکہ ان کے دل میں وہ بات نہیں جس کا وہ مونہہ سے اقرار کر رہے ہیں-

یہ پہلا واقعہ اس مضمون پر ہمارے علم میں آیا ہے جس میں اگرچہ انسانوں کو دسترس نہیں تھی مگر خدا نے جو دلوں کے راز سے واقف ہے خود گواہی دی کہ بعض لوگ مونہہ سے اقرار کرنے والے ہیں لیکن ہم گواہی دے رہے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ مرتد ہو چکے ہیں- ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں رہا-

پھر فرمایا: انہوں نے اپنے عہدوں یا اپنے ایمان کو (دونوں معنی ہو سکتے ہیں) اپنے لئے جنۃ (ڈھال) بنالیا ہے، اور پھر اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روک رہے ہیں- بہت ہی برا کرتے ہیں جو یہ کرتے ہیں- اس لئے برا کرتے ہیں اور اس لئے یہ گندے سے گندے ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ وہ ایک دفعہ ایمان لائے تھے، پھر اس کے بعد انہوں نے انکار کر دیا، یعنی کھلے کھلے مرتد ہو چکے ہیں- اب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر بھی لگا دی ہے- اب کبھی ایمان لا ہی نہیں سکتے- ایسے پکے مرتد ہو چکے ہیں کہ ان کے دلوں کے لئے توبہ کے سارے دروازے بند ہو چکے ہیں اور ان کو ابھی تک سمجھ نہیں آرہی کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے-

## رسول اللہ اور صحابہ مرتدین کو جانتے تھے

وہ لوگ کون تھے؟ کیا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے غلاموں کو ان کی معین طور پر خبر تھی کہ نہیں؟ اگر خبر تھی تو اس قطعی اور پکی گواہی کے باوجود کہ نہ صرف وہ مرتد ہو چکے ہیں بلکہ توبہ کا بھی کوئی امکان نہیں رہا؟ ان کو قتل کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟ یا ان میں سے کسی ایک کو بھی آنحضرت ﷺ نے قتل کیوں نہ کر دیا؟ ان کی تعیین و تشخیص کے متعلق قرآن ساتھ ہی آگے فرماتا ہے کہ وہ معین لوگ ہیں، جن کا تمہیں علم ہے، اور اس علم کے باوجود:

"جب تم ان کو بلاتے ہو کہ توبہ کریں تو اللہ کا رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرے گا"- (یہ نہیں کہا کہ توبہ کرتے ہی اللہ کا رسول ان کو قتل کر دے گا، کیونکہ خدا نے مرتد کی سزا ایسی رکھی ہے کہ توبہ کے باوجود قتل ہو گا- نہیں، بلکہ فرمایا: باز آجاؤ- استغفار کرو- توبہ کرو- اگر توبہ کرو گے تو خدا کا رسول بھی تمہارے لئے بخشش طلب کرے گا- اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟) "تو وہ تحقیر اور طعن و تشنیع کے طور پر سر مٹکاتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ وہ رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے روکتے ہیں- مسلسل ایسا کرتے چلے جا رہے ہیں اور وہ بڑے سخت تکبر کرنے والے لوگ ہیں"-

اب بتائیے کہ ان آیات کے بعد کہ جن میں خدا تعالیٰ نے جو دلوں کا راز جاننے والا ہے، کسی کے کفر کی گواہی دی اور ان کے متعلق اتنا آگاہ فرمادیا کہ حضور اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ ان کو پہچاننے لگے اور ان کو معین طور پر توبہ کی دعوت دینے لگے، اس کے باوجود بھی انہوں نے خدا کے رستہ سے روکا اور تکبر کیا اور اپنے جرم پر اصرار کیا، اس کے باوجود خدا تعالیٰ ان کے قتل کا حکم نہیں دیتا اور آنحضرت ﷺ ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کرواتے!

## رسولؐ خدا کا رئیس المرتدین سے حسن سلوک

بلکہ ایک عجیب واقعہ قرآن کریم ملتا ہے کہ رئیس المنافقین جس کا نام لے کر خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو بتا چکا تھا کہ یہ منافق ہے اور آپؐ کے دل کی رحمت پر نظر کرتے ہوئے بتاتا تھا کہ آپؐ اس کی بخشش کے لئے کوشش کریں گے، آپ کو حکماً روکا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی ﴿و لا تصلِّ علیٰ احدٍ منهم مات ابداً و لا تقم علی قبره ...... ﴾ (التوبہ: ۸۵)- قتل کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ مرنے کی صورت میں- وہ منافق زندہ چلتا پھرتا ہے، آنحضرت ﷺ کے متعلق مسلسل گستاخیاں کرتا چلا جاتا ہے، اتنی شدید گستاخی کہ قرآن فرماتا ہے کہ اس نے ایک موقعہ پر کہا کہ:

"لئن رّجعنا الی المدینة لیخرجنّ الاعزّ منها الاذل ......"

(المنافقون: ۹)

کہ جب ہم مدینے لوٹیں گے تو سب سے معزز انسان (نعوذ باللہ من ذالک) سب سے ذلیل انسان کو (یعنی اس کی نظر میں جو تھا) مدینے سے نکال دے گا-

یہاں خدا نے آنحضرت ﷺ کا نام نہیں لیا- اس میں حکمت یہ تھی کہ صحابہؓ اس آیت کو الٹا بھی سکتے تھے- چنانچہ ایسا ہی ہوا- جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک صحابی نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو کہا: یارسول اللہ! وہ سچ ہی تو کہتا ہے کہ دنیا کا سب سے معزز انسان یعنی آپؐ، دنیا کے سب سے ذلیل انسان یعنی اس منافقین کے سردار کو مدینہ سے نکال دے گا"-

اس واضح اشارہ کے باوجود بھی آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا- جواباً بھی اس کو نکالنے کا حکم نہیں دیا- وہ زندہ رہا، دندناتا پھرتا رہا- لوگوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتا رہا- اپنی ایک پارٹی بنائی- عین جنگ کے دوران دھوکہ دے کر وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے رہے، ہر قسم کی ظالمانہ کارروائیاں کیں- ہر قسم کی گستاخیاں کیں- اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کا اس کے ساتھ یہ سلوک تھا کہ خدا نے اس دل پر نظر رکھ کر متنبہ فرمایا کہ اے محمد! (ﷺ) تو نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی- تو نے اس کے لئے استغفار نہیں کرنا- اگر تو اس کے لئے ستر بار بھی استغفار کرے گا تو تب بھی میں اس کو نہیں بخشوں گا- (سورۃ التوبہ: ۸۰ تا ۸۵)

## نبی رحمتؐ کا پاس کرو

اس سے بڑا، اس سے واضح، اس سے زیادہ یقینی مرتد لاکے تو دکھاؤ- اور اس سے زیادہ عظیم الشان سلوک تو دکھاؤ جو کسی نے کسی مرتد کے ساتھ کیا ہو- اب تم ان دعووں کی جرأت کرتے ہو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے عظیم الشان کردار کو قرآن کے بیان کے منافی اور مخالف داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہو- شرم سے تمہیں موت کیوں نہیں آجاتی کہ دنیا کے سب سے زیادہ رحیم و کریم آقا کے خلاف ایسے گندے الزامات لگاتے ہو اور ساری دنیا میں اس کو اور اس کے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہو!!

## دوسری آیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ *﴾

(آل عمران: ۷۳)

کتب تفسیر بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت، نجران کے عیسائیوں کے وفد کی رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آمد کے بعد نازل ہوئی- اور وفد نجران کی آمد کا یہ واقعہ رسول اللہ کی زندگی کے آخری سالوں کا ہے جب اسلامی سلطنت قائم ہو چکی تھی- اس سے معلوم ہوا کہ اس واقعہ کے وقت تک نظریہ قتل مرتد کا کوئی وجود نہ تھا، ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اہل کتاب اپنے بھائیوں کو یہ مشورہ دیتے کہ صبح کے وقت قرآن پر ایمان لے آئیں اور شام کو مرتد ہو جائیں- (سیرۃ ابن ہشام، وفد نصاریٰ نجران)- اور وہ بھی اس وقت جبکہ اسلامی حکومت خوب مستحکم ہو چکی تھی اور اہل کتاب مغلوب اور محکوم ہو گئے تھے- ایسی صورتحال میں یہ کیسے ممکن تھا کہ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو ایسا مشورہ دیتے حالانکہ انہیں علم تھا کہ ارتداد کی سزا، قتل ہے؟ اگر قتل مرتد کے قائل لوگوں کا مؤقف درست مانا جائے تو ایسی صورت میں ایسا مشورہ دینے والوں کو ان کے ساتھی جواب دیتے: تمہارے دماغ خراب ہیں کہ ایسا مشورہ دیتے ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اگر ہم صبح ایمان لا کر شام کو ارتداد اختیار کر جائیں تو محمدؐ اور اس کے ساتھ فوراً ہماری گردن اڑا دیں گے؟

مگر قرآن نے ان کو ایسا کوئی جواب ذکر نہیں کیا جس سے ثابت ہوا کہ ان کے صبح کے وقت ایمان لا کر شام کو مرتد ہونے میں ان کے لئے کوئی خطرہ نہ تھا-

## تیسری آیت

پھر فرماتا ہے۔

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ * أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ * خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ * إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ *﴾

(آل عمران: ۸۷ تا ۹۰)

یہاں قتل مرتد کے مضمون کو مکمل طور پر بیان فرمادیا- فرمایا: کس طرح اللہ ہدایت دے ایسی قوم کو جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا؟ (یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کس طرح خدا زندہ رہنے کی اجازت دے؟ کس طرح انہیں چلتا پھرتا باقی چھوڑے؟ صرف ہدایت کا مضمون چھیڑا ہے- پھر فرمایا) اور انہوں نے انکار کیا بعد اس کے کہ انہوں نے گواہی دی کہ یہ رسول سچا ہے- اور زبانی اقرار ہی نہیں کیا تھا بلکہ کھلے کھلے نشانات دیکھنے کے بعد انکار کیا- اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا (لیکن یہ علماء تلوار کے زور سے ہدایت دے دیتے ہیں)- ان کی جزا یہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اور اس کے فرشتے اور سارے کے سارے انسان ان پر لعنت ڈالتے ہیں (یہ نہیں فرمایا کہ ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں) وہ اسی ذلیل حالت میں رہیں گے- نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے- ہاں وہ لوگ جو خود توبہ کرلیں (ارتداد بھی خود کیا تھا- توبہ بھی خود کریں گے) ﴿والله لا یهدی القوم الظالمین﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ زبردستی ہدایت نہیں دیتا- چاہے تو دے دے لیکن نہ وہ خود زبردستی ہدایت دیتا ہے نہ تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم کسی اور کو زبردستی ہدایت دو- ہاں ان کو اختیار ہے کہ جس طرح انہوں نے ارتداد کیا تھا وہ چاہیں تو توبہ کریں) اور پھر اصلاح کرلیں تو وہ اللہ کو ظالم اور منتقم نہیں پائیں گے- اللہ کو تو بہت ہی زیادہ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے"-

## چوتھی آیت

فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ* إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ*﴾

(آل عمران: ۹۱ تا ۹۲)

"یقیناً وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے- پھر وہ کفر میں ترقی کرتے چلے گئے- (اگر وہ فوراً قتل کر دیئے گئے تھے تو انہوں نے کفر میں ترقی کیسے کرلی تھی؟) ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی- یہ بہت بڑے گمراہ لوگ ہیں"-

## ٹیڑھا استدلال

میں نے سنا ہے کہ بعض علماء نے آیت ﴿لن تقبل توبتہم﴾ سے بھی قتل مرتد کا استنباط کیا ہے کہ دیکھو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور وہ قتل کئے جائیں گے- مگر اگلی آیات اس کا کلیۃً رد فرما رہی ہے- فرمایا:

﴿ان الذین کفروا و ماتوا و ھم کفار﴾ کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور پھر کفر پر ہی مر گئے (یہ نہیں فرمایا: قتلوا وھم کفار...... کہ پھر وہ قتل کر دیئے گئے اس حالت میں کہ وہ کافر تھے، بلکہ فرمایا: پھر وہ طبعی موت مر گئے اور وہ کفار ہی تھے- فرمایا) ﴿لن یقبل من احدھم مل ء الارض و لوافتدی بہ﴾ اس محاورہ نے اس مضمون کو کھول دیا ہے، کیونکہ یہاں اس دنیا میں بندوں کا ان سے توبہ قبول کرنے کا بھی کوئی ذکر نہیں اور ایسے لوگ چونکہ کفر کی حالت میں جان دے رہے ہیں اس لئے قیامت کے روز بھی کوئی سودا بازی نہیں ہو سکتی، اور اس دن زمین کے برابر سونا یا دیگر اشیاء بھی ان سے قبول نہیں کی جائیں گی- اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں-"

## پانچویں آیت

فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ*﴾

(آل عمران: ۱۵۰)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم ان لوگوں کی پیروی کرو گے جنہوں نے کفر کیا تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل پھیرا دیں گے یعنی تمہیں تمہارے دین سے ہٹا کر پھر کفر میں، پھر تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے-

یہاں یہ نہیں فرمایا "فتنقلبوا مقتولین" کہ اگر تم نے ارتداد اختیار کیا تو تم قتل کر دیئے جاؤ گے- اگر ارتداد کی سزا قتل تھی تو یہاں اس کا ذکر ہونا چاہئے تھا-

## چھٹی آیت

فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا* بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا*﴾

(النساء: ۱۳۸ تا ۱۳۹)

کہ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ کی سنت کے خلاف ہے کہ ایسے لوگوں کی مغفرت فرمائے اور ایسے لوگوں کو ہدایت دے- پس ایسے منافقین کو تم عذاب علیم کی خوشخبری دے دو-

یہاں بھی ان لوگوں کے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے اور پھر ایمان لانے اور پھر کفر کرنے اور پھر کفر میں بڑھ جانے کا ذکر ہے، مگر ایسے لوگوں کے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ اے نبی، خدا کے ہاں ملنے والے عذاب الیم کی خوشخبری ان کو دے دو-

## ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ*﴾

(سورۃ المائدہ: ۵۵)

دیکھیں، یہ آیت بھی مرتد کی سزا، قتل نہیں مقرر کرتی بلکہ صرف اتنا کہتی ہے کہ ایسے مرتدین کی جگہ اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے خدا محبت کرے گا اور وہ بھی خدا سے محبت کرنے والے ہوں گے-

## آٹھویں آیت

فرمایا:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ*﴾

(سورۃ البقرہ: ۲۱۸)

یہ آیت بھی صرف یہی ذکر کرتی ہے کہ مرتدین کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت جائیں گے اور قیامت کے دن انہیں آگ کا عذاب دیا جائے گا- مگر اس آیت میں قطعاً کوئی ذکر نہیں کہ لوگوں کے ہاتھوں مرتدین کو دنیا میں بھی عذاب ملے گا-

اس موضوع پر اور بھی آیات ہیں جن میں ارتداد کا ذکر ہے، اور کسی آیت میں بھی نہ صرف یہ کہ قتل کا کوئی ذکر نہیں ملتا بلکہ قتل کے بالکل منافی مضمون واضح نظر آتا ہے-

# نظریہ قتل مرتد احادیث کی روشنی میں

اب میں حدیثوں کی طرف آتا ہوں- جب علماء کو قرآن کریم میں سے اپنی مرضی کا کوئی مضمون نظر نہ آئے تو پھر وہ حدیثوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ بات اس لحاظ سے ضرور جائز ہے کہ اگر قرآن میں کوئی مضمون ہمیں نظر نہ آئے (قرآن میں تو ضرور ہوگا) تو اس بارہ میں حدیث سے مدد لینی چاہئے- فی ذاتہ اس بات پر مجھے کوئی اعتراض نہیں، مگر جنہوں نے قرآن کے خلاف وہ زیادتیاں کیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں وہ حدیث سے کب باز آنے والے ہیں- جنہوں نے اللہ کے کلام کا احترام نہیں کیا اور زبردستی اس کی طرف مضمون منسوب کئے، ان لوگوں سے یہی توقع ہے کہ وہ یہی حرکت حدیث کے ساتھ بھی کریں گے- چنانچہ ایسا ہی کر رہے ہیں-

# قائلین قتل مرتد کی اخذ کردہ احادیث

### پہلی روایت

ایک حدیث عبداللہ بن ابی سرح کے بارہ میں پیش کی گئی ہے کہ کسی زمانے میں وہ رسول اللہ ﷺ کا کاتب وحی تھا، مگر شیطان نے اس کو پھسلا دیا- جب فتح مکہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے- مگر بعد میں حضرت عثمانؓ نے اس کے لئے پناہ مانگی اور رسول اللہؐ نے پناہ دے دی- (مودودی، ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۱۵)

یہ ہے حدیث، قتل مرتد کے جواز میں اور ٹیڑھی باتوں کے علاوہ دلیل دینے والوں نے یہ زیادتی اور ظلم کیا ہے کہ اس کا پس منظر آپ سے چھپا لیا ہے، اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جونہی اس نے ارتداد کیا، اسی وقت آنحضرت ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا، اور پھر انتظار کرتے رہے کہ کب وہ قابو آئے تو اسے قتل کر دیا جائے- اہر گز ایسا کوئی واقعہ نہیں-

واقعہ یہ ہے کہ یہ شخص ان حد سے بڑھے ہوئے مجرموں میں سے ایک تھا جن کو نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد عام معافی سے مستثنیٰ قرار دیا تھا اور جس طرح عام معافی سے مستثنیٰ قرار دینے کے باوجود ان میں سے بہتوں کو آپؐ نے رحمت کے ساتھ معاف فرما دیا تھا، اس کو بھی آپؐ کی بڑھی ہوئی رحمت نے معاف فرما دیا-

واقعہ یہ ہوا کہ عبداللہ بن ابی سرح نہ صرف یہ کہ مرتد ہوا تھا بلکہ شرارت میں بہت بڑھ چکا تھا اور اسلام کے خلاف محاربت میں شامل تھا- جب فتح مکہ ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو ان لوگوں میں شامل کر دیا جن کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ ان کو معاف نہیں کیا جائے گا- یہ شخص حضرت عثمانؓ سے پناہ کا ملتجی ہوا اور انہوں نے اسے پناہ دلا دی- چنانچہ لکھا ہے:

(۱) "عن ابن عباسٍ قال: کان عبداللہ ابن سعدِ بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ ﷺ فازلّہ الشیطان، فلحق بالکفار، فامر بہ رسول اللہ ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفّان فاجارہ رسول اللہ" (سنن ابی داؤد- کتاب الحدود- باب حکم فمن ارتد)

کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، رسول اللہ ﷺ کا کاتب وحی ہوا کرتا تھا مگر شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار سے جا ملا- فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کئے جانے کا حکم دیا- حضرت عثمانؓ نے آپؐ سے اس کی معافی کی درخواست کی جسے آپؐ نے منظور فرماتے ہوئے اسے معاف کر دیا-

(۲) اسی طرح سنن النسائی میں ہے:

"عن مصعب بن سعدٍ عن ابیہ: لما کان یوم الفتح امّن رسول اللہ ﷺ الناس الا اربع نفرٍ وامرأتین، وقال: اقتلوھم وان وجدتموھم متعلّقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن ابی جھل وعبداللہ بن خطلٍ ومقیس بن صبابۃ وعبداللہ بن سعد بن ابی السرح ......" (سنن النسائی- کتاب تحریم الدم- باب الحکم فی المرتد)

کہ فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے سوا سب کو عام معافی دے دی اور فرمایا کہ ان کو قتل کردو خواہ ان کو کعبہ کے پردوں سے چمٹ کر پناہ مانگتے پاؤ- ان کے نام تھے: عکرمہؓ بن ابوجہل- عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح-

(۳) نیز مروی ہے:

"عن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح الذی کان علی مصر کان یکتب لرسول اللہ ﷺ، فازلّہ الشیطان- فلحق بالکفار- فامر بہ أن یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان، فاجارہ رسول اللہ ﷺ" (المرجع السابق، باب توبۃ المرتد)

یعنی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو (بعد میں) مصر کا گورنر بنا، رسول کریم ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتا تھا اسے شیطان نے پھسلا دیا اور وہ کفار کے ساتھ جا ملا اس پر رسول اللہ نے فتح مکہ کے روز حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے مگر حضرت عثمانؓ نے اسے پناہ دینے کی سفارش کی تو رسول اللہ نے ان کی درخواست قبول فرما کر اسے پناہ دے دی-

یہ ہے اصل واقعہ- مگر ان علماء کے استدلال کی رو سے تو یہ صورتحال بنتی ہے کہ گویا حضرت عثمانؓ کو فتح مکہ تک اس مسئلے کا علم ہی نہیں تھا کہ مرتد کی سزا قرآن کریم نے قتل قرار دی ہے- ایسے شخص کو تو پناہ دینا ہی جرم ہے اور قرآن کریم کے شدید منافی یعنی استنباط کرنے والے اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ پر وہ کیسا گھناؤنا الزام لگا رہے ہیں- اس کو پہلے تو خود پناہ دی اور پھر اتنی جرأت کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے اسے پیش کیا اور درخواست کی کہ اس کی بیعت لے لیں- آنحضرت ﷺ نے بھی جواباً یہ نہیں فرمایا کہ

باقی صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ- خورشید کلاتھ مارکیٹ- حیدری نارتھ ناظم آباد- کراچی- فون نمبر- 629443

عثمان! یہ تم کیا حرکت کر رہے ہو؟ تمہیں علم نہیں کہ خدا کی حدود کے بارہ میں میں کیسی غیرت رکھتا ہوں؟ تمہیں یاد نہیں کہ جب ایک چوری کرنے والی کی سفارش مجھ سے کی گئی تھی تو میں نے خدا کی قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ بخدا!! اگر میری بیٹی فاطمہؓ نے بھی یہ حرکت کی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا؟ (بخاری- کتاب الحدود- باب اقامة الحدود على الشريف والوضع)- کیونکہ حدود اللہ میں کسی قسم کی رعایت جائز نہیں- تمہاری یہ جرأت کہ میرے سامنے اس کی سفارش کر رہے ہو! ان سب باتوں کے باوجود ایک دفعہ بھی حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ جب عثمانؓ نے معافی کی درخواست کی تو آپؐ نے مونہہ پھیر لیا- دوسری دفعہ پھر درخواست کی، پھر خاموش رہے- تیسری دفعہ پھر درخواست کی، پھر خاموش رہے اور چوتھی بار جب درخواست ہوئی تو ہاتھ بڑھایا اور رحمت للعالمین نے اس کی بیعت قبول فرمائی (سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی المرتد)

ایک واقعہ

اس واقعہ کے ساتھ ایک چھوٹا سا واقعہ اور ہوا ہے، اسے بھی یہ علماء اپنے استنباط کی تائید میں پیش کرتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے بیعت قبول فرمائی تو پھر صحابہ سے شکوہ کیا کہ کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ میں نے اس شخص کو ان لوگوں کی فہرست میں داخل کر دیا تھا جن کو میں نے معاف نہیں کیا؟ کیوں، کس بات نے تمہیں روکا کہ اٹھتے اور اسے قتل کر دیتے؟ دو تین بار ایسا ہوا؟ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ آنکھ سے اشارہ فرما دیتے- آپؐ نے فرمایا: یہ رسول کی شان کے خلاف ہے کہ وہ آنکھوں کی خیانت کا مرتکب ہو- جو بات کرتا ہے صاف کرتا ہے اور کھلی کرتا ہے یعنی اگر میں نے اس کو مروانا ہوتا تو میں تمہیں کہتا کہ مار دو- میں ہرگز یہ بات نہیں کر رہا-

افسوس کہ بعض علماء اس سیدھی بات سے ایک ٹیڑھا استدلال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- "خائنة اعین" کا مرتکب نہ ہونے کا تو صاف یہ مطلب ہے کہ اس قسم کی حرکتیں میری اخلاقی عظمت کے خلاف ہیں- اگر میں چاہتا کہ اسے مرواؤں تو میں تمہیں صاف کہہ دیتا کہ اٹھو اور اس کو مار دو- میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا بات تھی جو تمہیں روک رہی تھی کہ میرے ایک فیصلہ کا علم ہونے کے باوجود تم نے اس کے قتل سے اپنے ہاتھ روک لئے-

سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کا واضح حکم ہوتا کہ مرتد کی سزا قتل ہے تو کیا آنحضرت ﷺ حدود میں رعایت کرنے والے تھے؟ ہرگز نہیں- ایک لمحہ کے لئے بھی آپؐ کے متعلق یہ سوچا نہیں جا سکتا کہ قرآن کی عائد کردہ حدود سے ادنیٰ سا بھی تجاوز فرماتے-

## دوسری روایت

مولانا مودودی صاحب نے اپنی کتاب میں ایک اور حدیث کا بھی ذکر کیا ہے جس سے وہ قتل مرتد کا استنباط کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ

"ایک عورت ام رومان (یا ام مروان) نامی مرتد ہو گئی تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے سامنے پھر اسلام پیش کیا جائے- پھر وہ توبہ کر لے تو بہتر ورنہ قتل کر دی جائے-" (دارقطنی- بیہقی)

بیہقی کی دوسری روایت اس سلسلے میں یہ ہے کہ "فابت أن تسلم فقتلت اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، اس بنا پر قتل کر دی گئی"- (ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۱۷)

مگر نیل الاوطار میں امام محمد بن علی الشوکانی اس روایت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"قال الحافظ: اسنادا هما ضعيفان"- (محمد بن علی الشوکانی- نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار من احاديث سيد الاخيار- مصر- شركة مصطفى البابى الحلبى- احكام الردة والاسلام- باب قتل المرتد، جزء ہفتم صفحہ ۲۱۷)

یعنی ان دونوں حدیثوں کی سند ضعیف ہے-

اسی طرح علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بھی اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے- چنانچہ لکھا ہے:

"اسنادا هما ضعيفان" (التعليق المغنى على الدار قطنى- القاهره (مصر)، دارالمهاسن للطباعة، ۱۹۶۶ء جزء ثالث، جلد دوم، کتاب الحدود والديات- حدیث ۱۲۲- صفحہ ۱۱۹)

یعنی قابل اعتبار نہیں-

جب قرآن سے کچھ نہیں ملا- جب صحیح قابل اعتماد حدیثوں سے کچھ نہیں ملا تو قتل کرنے کا ایسا جوش ہے کہ ایک حدیث جس کے متعلق اکثر جید علماء کہہ رہے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور قابل اعتبار نہیں ہے، اس کا سہارا ڈھونڈ کر قتل ضرور کرنا چاہتے ہیں-

تیسری روایت

ایک اور حدیث مودودی صاحب نے پیش کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم مقرر کر کے بھیجا- پھر اس کے بعد معاذ بن جبلؓ کو ان کے معاون کی حیثیت سے روانہ کیا- جب معاذ وہاں پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگو! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا فرستادہ ہوں- ابو موسیٰ نے ان کے لئے تکیہ رکھا تاکہ اس سے ٹیک لگا کر بیٹھیں- اتنے میں ایک شخص پیش ہوا جو پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر یہودی ہو گیا تھا- معاذ نے کہا: میں ہرگز نہ بیٹھوں گا جب تک یہ شخص قتل نہ کر دیا جائے- اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے-- معاذ نے یہ بات تین دفعہ کہی- آخر کار جب وہ قتل کر دیا گیا تو معاذ بیٹھ گئے-" (ارتداد کی سزا، اسلامی قانون میں- صفحہ ۱۴)

یہاں ایک طرف معاذ کہہ رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے، مگر یہ فیصلہ کب ہوا تھا، کیا الفاظ تھے اس کے، اس کا معاذ کوئی ذکر نہیں کرتے؟ دوسری طرف اللہ کے کسی ایسے فیصلے کا کوئی ذکر قرآن کریم میں موجود نہیں اور نہ ہی رسول ﷺ کا کوئی فیصلہ کسی حدیث میں مذکور ہے کہ محض ارتداد کے نتیجہ میں کسی کو قتل کر دیا جائے- اس لئے معاذ کے اس قول سے یہ استنباط کرنا زیادہ قرین قیاس ہے کہ یہ ان کا اپنا استدلال تھا- اس کی حیثیت ان کی ذاتی رائے کی ہے کہ قرآن و حدیث سے یہی بات ثابت ہوتی ہے-

## درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے عزیز سید بشیر احمد کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے نیز والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی کیلئے میرے ایک بھائی مکرم سید شکیل احمد صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ان کی صحت و سلامتی اور دینی دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے- (سید بشیر احمد رانچی)

## اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

☆ مورخہ ۹۷-۹-۱ کو بعد نماز ظہر مکرم ناصر احمد صاحب یمن گڈی ابن مکرم اقبال احمد صاحب تیماپوری کا نکاح عزیزہ لمۃ الباسط بنت مکرم غلام احمد صاحب عجب شیر کے ساتھ ۱۵۲۵ روپے حق مہر پر مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ یادگیر نے مسجد احمدیہ تیماپور میں پڑھا- اسی دن رخصتی عمل میں آئی احباب دعا کریں اور اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت فرمائے- (اعانت بدر ۵۱ روپے)

(سید محمود احمد عجب شیر صدر جماعت احمدیہ تیماپور)

☆ مورخہ ۹۷-۱۰-۱۹ کو نجمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب چوہدری گاندیدھام کچھ گجرات کا نکاح نثار احمد صاحب ولد مکرم منظور احمد صاحب حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا- رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے- اعانت بدر ۵۰ روپے- (مینیجر بدر)

مورخہ ۹۷-۱۰-۲۱ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ طاہرہ یاسمین سلمہا بنت مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کا نکاح عزیز فاروق احمد صاحب حال مقیم امریکہ ابن مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی کے ساتھ جو ایک لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے کا اعلان فرمایا اور خطبہ نکاح میں دونوں خاندانوں کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی- قارئین بدر سے بھی دعا کی درخواست ہے- مکرم انصار احمد صاحب نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ دو صد روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں- (محمد انعام غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مورخہ ۹۷-۱۰-۱۹ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے عزیزم مختار احمد صاحب ابن محترم ماسٹر مہتاب الدین صاحب آف نونا باندی پونچھ کا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم مولوی عبدالباسط صاحب آف سلوہ پونچھ کے ساتھ مبلغ ۵۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا- احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی تحریک ہے- اعانت بدر ۵۰ روپے- (محمد مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ پونچھ)

میری بچی عزیزہ فریدہ عفت بنت مکرم سید فیروز الدین برہ پورہ بھاگلپور بہار کا نکاح عزیزم محمد قمر الحق ابن مکرم محمد انوار الحق صاحب بھونیشور اڑیسہ کے ساتھ مبلغ ۵۵۰۰۰ (پچپاس ہزار پانچ روپیہ) حق مہر پر مورخہ ۲۹/اپریل ۱۹۹۷ کو ہوا اور دوسرے دن رخصتی عمل میں آئی- رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے- (اعانت بدر ۵۰ روپے)

(طلعت جہاں برہ پورہ بھاگلپور)

## درخواست دُعا

میری پوتی شافیہ مجیب عرف مونا بنت عبد المجیب شاہد بعمر ۶ سال قرآن کریم ناظرہ کی تکمیل کر چکی ہے اعانت بدر ۶۰ روپے اور شکرانہ فنڈ ۴۰ روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو خادمہ دین بنائے نیز بچی اور سارے خاندان کیلئے خیر و برکت کا باعث ہووے آمین-

(محمودہ رشید سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

میرے بہنوئی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہنش آف جرمنی کو گزشتہ دنوں روس کے علاقہ (تاشقند) میں شدید دل کا دورہ پڑا تھا موصوف جماعتی کام کے سلسلہ میں وہاں گئے ہوئے تھے- فوری طور پر دوائیاں مل جانے سے طبیعت سنبھل گئی ہے اور ان کو جرمنی لے آئے ہیں- جہاں ایک دو روز میں ان کا دل کا بائی پاس کا اپریشن ہوگا احباب سے دعا کی خاص درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اپریشن کو اپنے فضل سے کامیاب کرے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے-

(چوہدری مسعود احمد مہار قادیان)

میری بیٹی عزیزہ لمۃ الشافی کو برین ٹیومر ہو گیا ہے- بچی کی عمر چار سال ہے جس کا اپریشن ہونا ہے- ڈاکٹروں نے چھوٹی عمر کی وجہ سے اپریشن کو مہلک قرار دیا ہے- بچی کی شفائے کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے- (محمد صدیق چار کوٹ)

خاکسار اپنی اور اپنی اہلیہ اور خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے نیز میرے دو بچے سلسلہ کے خادم ہیں- اُن کے روشن مستقبل کیلئے اور اپنے مفوضہ فرائض کی بخوبی انجام دہی کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے- (منصور احمد حیدر آباد)

خاکسار کے والدین ربوہ (پاکستان) میں بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی اور خاکسار کے کاروبار میں برکت کیلئے درخواست دعا ہے-

(ادریس احمد اختر ہمبرگ جرمنی)

## ولادت

مورخہ ۹۷-۸-۲۲ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جو مکرم غلام نبی صاحب بھٹی صدر جماعت نور کوٹ کا نواسہ و مکرمی گلزار احمد صاحب بھٹی آف چار کوٹ کا پوتا ہے- اور وقف نو میں شامل ہے- نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی نصیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے ہر دو بچوں کی صحت و سلامتی و درازی عمر و خادم دین سعید الفطرت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

(نذیر احمد مشتاق خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بھوسان)

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالشکور ٹاک سلمہ کے ہاں مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۹۷ء کو دوسری بچی پیدا ہوئی ہے- حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام عمرانہ شکور تجویز فرمایا ہے- مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد صدر جماعت احمدیہ بالسو کی نواسی ہے- بچی کے نیک، صالحہ، عمر دراز اور قرۃ العین بننے کیلئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے-

(خاکسار عبدالسلام ٹاک- سرینگر کشمیر)

## دیوبندی مولویوں کے فتویٰ کیخلاف ایک عورت کا فتویٰ

## عورتوں کا مردوں کیساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ زینت ناز

سہارنپور ۱۰/ ستمبر (گوتم) دیوبند نگر پالیکا پریشد کی چیئرمین محترمہ زینت ناز نے یہ کہہ کر کہ خواتین کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے سے ایک بار پھر ملاں اور مولویوں کی نیند حرام کردی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترمہ ناز ایک ترقی پسند مسلم خاتون ہیں۔ پچھلے نگر پریشد کے انتخاب میں بھی مولویوں اور ملاؤں نے ان کے خلاف فتویٰ جاری کر کے کہا تھا کہ برقع پوش مسلم خواتین کا چناؤ لڑنا اسلام کے خلاف ہے مگر محترمہ ناز نے ان کے فتوے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چناؤ لڑا تھا اور کامیاب ہوئی تھیں۔ انہوں نے پردے کو بھی ناجائز بتایا اور کبھی پردہ نہیں کیا۔ انہوں نے خواتین کے مسجد میں مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز بتاتے ہوئے ملاں مولوی اور مفتیوں کی طرف سے اس سلسلہ میں حال ہی میں جاری کئے گئے بیانوں کو خواتین کے حقوق پر ایک حملہ بتایا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ سب مسلم عورتوں کی ناخواندگی کا فائدہ اٹھا کر انہیں مذہب کے نام پر پرانی باتوں کے شکنجے میں جکڑے رکھنا چاہتے ہیں۔

محترمہ ناز کا کہنا ہے کہ دنیا کے کئی اسلامی ملکوں میں عورتیں مردوں کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں۔ ایڈمنسٹریشن میڈیکل کالج تعلیم، فلم اور سیاست کے شعبوں میں جب مسلم خواتین مردوں کے ساتھ کام کررہی ہیں تو مردوں کے ساتھ خدا کی عبادت کرنے میں کیا حرج ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام میں عورت کو مردوں کے برابر کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی مسلم عورتیں اپنے حق کی بات کرتی ہیں تو مولوی اور ملاں خواتین کے ہاتھوں میں مذہب کی زنجیر باندھ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مسلم عورت اپنے مردوں کی توہین نہیں کرنا چاہتی لیکن مذہب کی من مانے ڈھنگ سے تشریح کر کے عورتوں کو غلام بنا کر رکھنے والوں کی تو مخالفت ہونی ہی چاہئے۔

ادھر مسلم دانشور مولوی سلیمان کا کہنا ہے کہ مذہبی طور پر عورتوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنا ناجائز نہیں ہے۔ لیکن سماجی طور پر ایسا ٹھیک نہیں ہے۔ دارالعلوم (وقف) کے نائب مفتی نے بھی اس بارے میں اپنے خیالات رکھے ہیں ان کا کہنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی عورتیں مسجد میں نماز پڑھتی تھیں مگر حضور نے یہ بھی کہا کہ اگر جھگڑے کا ڈر رہے تو عورتوں کو گھر میں ہی نماز پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ آج کے دور میں فتنہ کا اندیشہ ہے اسلئے عورتوں کو نماز کیلئے مسجدوں میں نہیں جانا چاہئے۔

(۱۱/ ستمبر ۱۹۹۷ء ہند سماچار جالندھر)

## جنگی جہازوں کی بکری میں روس امریکہ سے بازی لینے لگا

## بھارت اور چین بڑی منڈیاں۔ امریکہ کو اپنے سکڑتے ہتھیاروں کے بیوپار و روسی ہتھیار دنیا کے کونے کونے تک پہنچنے سے بھاری تشویش

واشنگٹن ۲/ ستمبر (سمواد) بھارت اور چین کی طرف سے ایس یو ۳۰ اور ۲۷ ایس کے لڑاکو جہازوں کے بھاری تعداد میں امپورٹ کرنے کے باعث روسی ہتھیاروں اور جہازوں کی ٹیکنالوجی کی امپورٹ میں وہ بالترتیب دنیا میں پہلے اور دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ بات سینٹر فار ڈیفنس انفارمیشن کے ایک حالیہ جائزہ میں کہی گئی ہے۔

سال ۹۲۔۱۹۹۱ میں سرد جنگ ختم ہوجانے اور سوویت یونین کے بکھرنے کے بعد بھی نہ امریکہ اور نہ ہی روس ہتھیار انڈسٹری ٹھنڈی پڑی۔ روس دنیا کا اس وقت دوسرا سب سے بڑا ہتھیار تیار کرنے والا ملک ہے جس کا ہتھیار ایکسپورٹ ۱۹۹۴ میں ۱۷۰ کروڑ ڈالر سے بڑھ کر ۱۹۹۶ میں ۳۶۰ کروڑ ڈالر کا ہوگیا۔ اس صورت سے ایسا لگتا ہے کہ مغربی دیش کافی تشویش مند ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ روسی جہاز ٹیکنالوجی کی سیل کیلئے بھارتیہ بازار بہت وسیع ہے۔ اندازہ ہے کہ سال ۲۰۱۵ تک بھارت کو چوتھی اور پانچویں درجہ کے ۳۵۰۔۴۰۰ جدید جنگی جہاز لگ بھگ ۵۰۔۷۰ مال ڈھونے والے جہاز ۱۰۰۔۲۰۰ ہیلی کاپٹر اور ۵۰۔۶۰ ٹریز ایئر کرافٹوں کی ضرورت ہوگی اب تک جو پرکشش سمجھوتے کئے گئے ہیں ان میں ۱۲۵ مگ جنگی جہازوں کا تجدید شامل ہے۔

روسی لڑاکو جہازوں کیلئے چین دوسری بڑی منڈی ہے۔ سال ۱۹۹۲ سے اب تک چین نے ۵۰ ایس یو ۲۷ ایس کے جنگی جہاز خریدے ہیں۔ اس نے ۲۰۰ ایس یو ۲۷ جنگی جہازوں کے بنانے کا لائسنس حاصل کرلیا ہے۔ جس پر ۱۵۰ کروڑ ڈالر خرچ کئے گئے اور جسے ۱۵ سالوں میں پورا کیا جانا ہے۔ لیکن چین کو ان کی برآمد کا اختیار نہیں ہوگا۔ سینٹر فار ڈیفنس انفارمیشن کیمطابق چین ۵۵ ایس یو ۲۷ ایس کے ایڈیشنل جنگی جہاز خریدنے بارے بھی وچار کررہا ہے۔ ساؤتھ ایشیائی ہتھیار خرید بازار میں روس نے تب قدم رکھا جب ملیشیا نے ۵۶ کروڑ ڈالر کی قیمت پر ۱۸ مگ۔ ۲۹ خرید لئے۔ ویتنام نے ۶ ایس یو ۲۷ جنگی جہاز خریدے ہیں اور ۸۰ کروڑ ڈالر کی قیمت پر ۲۴ مزید خریدنے پر وچار ہورہا ہے۔ فلپائن اور تھائی لینڈ نے بھی مگ ۲۹ جنگی جہاز خریدنے میں دلچسپی دکھائی ہے برما اور بنگلہ دیش کے ساتھ بھی رابطہ قائم کیا جارہا ہے۔ بنگلہ دیش نے ۹۶۔۱۹۹۵ میں ۱۴ ایم آئی ۱۷ (۴) ہیلی کاپٹروں کی خرید کی تھی حال ہی میں انڈونیشیا نے بھی ۱۲ ایس یو ۳۰ کے جنگی جہاز اور ۸ ایم آئی ۱۷ (۴) ہیلی کاپٹر خریدنے کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔

کل ملا کر دیکھا جائے تو صرف مگ۔ ۲۱ جنگی جہازوں کے تجدید کی تو قع رکھنے والے دنیا کے مختلف دیشوں میں ۳۵۰۰ جہاز ہیں جن کی قیمت ایک ہزار کروڑ ڈالر کی بنتی ہے۔ اس سینٹر نے اپنے مطالعہ میں نکولائی نووچکوو نے زور دیکر کہا ہے کہ ہتھیار برآمد کرنے والی کمپنی رابروجھیے کے پاس ۷۳۰ کروڑ ڈالر کی قیمت کے آرڈر بک ہیں۔ تین مزید دیشوں کے ساتھ ۳۲۵ کروڑ ڈالر کے سودے بھی پائپ لائین میں ہیں جن پر آنے والے تین مہینوں میں دستخط کئے جانے والے ہیں۔ اس کے بعد اس کمپنی کے پاس آرڈر بک کرنے کی کل جمع رقم ۱۰۵۵ کروڑ ڈالر تک پہنچ جائے گی اور اس کے ساتھ روس ہتھیاروں کی سیل میں امریکہ کو پیچھے چھوڑ دے گا۔

روس کی ۱۰ مزید صنعتیں بھی ہتھیار ایکسپورٹ بیوپار میں شامل ہوگئی ہیں۔

امریکہ اس نئی صورت حال پر بہت زیادہ تشویش مند ہے۔ اس تشویش کا کارن یہ ہے کہ گزشتہ کچھ سالوں میں مغرب کا ملٹری ایئر کرافٹ بازار سکڑتا گیا ہے جبکہ ۱۹۹۷ اور ۲۰۰۶ کے بیچ کی مدت میں اس کا کل بیوپار چالو قیمتوں پر ۱۹۳۵۰ کروڑ ڈالر ہوگا۔ یا جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کی کل بکری کئے جانے کا ۳۰ فیصد ہوگا۔ ہتھیاروں کی بکری کا ۵۵ سے ۶۰ فیصد ایئر کرافٹ انڈسٹری پر خرچ آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس معاملہ میں مغربی دیش بہت زیادہ فکر مند ہیں۔ جنگی جہاز جو آمدن کے لحاظ سے شہری جہازوں کے بعد دوسری پوزیشن رکھتے ہیں ایک ہزار کروڑ ڈالر (۱۶٫۸ فیصد) رینیو دیتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر ۳۸۳۲ کروڑ ڈالر (۵٫۸ فیصد) ملٹری مال بردار جہاز ۳۴۶۹ کروڑ ڈالر (۵٫۳ فیصد) اور ٹریز ائر کرافٹ (یو ٹی ایس) ۱۰۴۵ کروڑ ڈالر (۱٫۵ فیصد) اگر صرف جہازوں کی ایکسپورٹ کی صلاحیت کو دیکھا جائے تو روس ۲۵۰۰ سے ۳۰۰۰ کروڑ ڈالر تک کا ایکسپورٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

امریکہ کی تشویش کا کارن یہ بھی ہے کہ روسی ہتھیار دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہے ہیں۔ سال ۹۶۔ ۱۹۹۴ میں کولمبیا اور پیرو نے ۴٫۲۰ کروڑ ڈالر کی قیمت کے دس ایم آئی ۱۷ ہیلی کاپٹر اور ۸ ایم آئی ۲۴ جنگی ہیلی کاپٹر خرید لئے۔ اب چلی اور برازیل بھی روسی ہتھیاروں سے اپنے کو لیس کرنے کیلئے تیاری کررہے ہیں۔ اس سے روس امریکہ کے ہی پچھواڑے لاطینی امریکہ میں اپنی پوزیشن مضبوط بناتا جارہا ہے۔ روس کی ایک اہم سکیم یہ ہے کہ ایم آئی ۲۴ جنگی ہیلی کاپٹر کا تجدید اسے روسی زمین ایئر کرافس سینا کی ریڑھ کی ہڈی مانا جاتا ہے لیکن اس کی ایکسپورٹ لگ بھگ ۷ ملکوں کو کی جاچکی ہے۔ ایویشن انٹرنیشنل نیوز کے جون ۱۹۹۷ء کے شمارہ کے مطابق ۲۰۰۰ تک روس ۲۷۸ جنگی جہازوں ۳۹۷ ہیلی کاپٹروں ۵۸ ملٹری مال بردار جہازوں اور ۳۳۸ تھوڑی دوری پر مار کرنے والے جہازوں اور ۱۴۷ حملہ کرنے والے جہازوں کی تیاری اور سیل کرے گا۔ ہتھیاروں کی اس سیل کو امریکہ اور روس کے بیچ بدلی ہوئی جغرافیائی مقابلہ آرائی کے پیش نظر دیکھنا چاہئے۔ ہتھیار ایکسپورٹ ماہرین کا کہنا ہے کہ حال ہی میں روس اور چین کے درمیان ہوئے دوستی سمجھوتہ اور بھارت کو دوطرفہ استعمال کی ٹیکنالوجی نہ دینے کیلئے امریکہ کے دباؤ کی روس کی طرف سے مخالفت کو مقابلہ آرائی کی شروعات مانا جانا چاہئے۔

(ہند سماچار جالندھر ۳/ ستمبر ۹۷)

## دعائے مغفرت

افسوس! میری والدہ مکرمہ سیدہ نور النساء صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی سید بدر الدین صاحب مرحوم قادیان ۱۴/ اکتوبر کو بعمر ۶۵ سال اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیؓ کی پوتی اور بہو تھیں۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ و تہجد گزار تھیں۔ علاقہ سونگھڑا۔ اڑیسہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ اپنے آبائی گاؤں سے ۱۹۶۶ء میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ہجرت کر کے آگئی تھیں۔ اپنے آبائی وطن میں ۱۴ سال لجنہ اماء اللہ کی خدمت کرتے ہوئے اہم عہدہ پر فائز رہیں۔ پچاس سالہ جشن کے موقع پر مرحومہ نے حضرت مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر قادیان میں قرآن کریم باترجمہ سیکھا اور پھر آخری عمر تک بچوں کو اور لجنات کی ممبرات کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں ہر آنے جانے والے کو ملتی اور دعائیں دیتی تھیں۔

اسی روز بعد نماز عصر احاطہ مدرسہ احمدیہ میں مرحومہ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(سید فیروز الدین قادیان)

## درخواست دُعا

میرے بہنوئی مکرم ہدایت اللہ بخش صاحب آف جرمنی کا گزشتہ دنوں دل کے بائی پاس کا آپریشن ہوا ہے۔ اللہ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کنیڈا میں میری ہمشیرہ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ۔ اسی طرح برادرم عزیز اللہ کی صحت و تندرستی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار چوہدری مسعود احمد مہار قادیان)

## درخواست دعا

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان کو مورخہ ۲۸۔۱۰۔۹۷ کو ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے برین ہمبریج ہوگیا اسی طرح دیگر کئی عوارض بھی لاحق ہوگئے۔ موصوفہ کو لدھیانہ سی ایم سی ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ شفائے کاملہ کیلئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, NOVEMBER. 6th 1997 ISSUE NO. 45

# ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 50)

## فاسٹولاکا

PHYTOLACCA

(Poke Root)

فاسٹولاکا ایک پودے کی جڑ سے تیار کی جانے والی دوا ہے جس کے پھل کو زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو زہریلے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ قے، دست اور سردرد کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

فاسٹولاکا بہت اہم دوا ہے لیکن اس سے بہت کم استفادہ کیا گیا ہے۔ روزمرہ کی بیماریوں میں مفید ہے۔ فاسٹولاکا اپنی بہت سی علامات کے لحاظ سے مرکری سے ملتی ہے اسی وجہ سے اسے "نباتاتی پارہ" بھی کہا جاتا ہے۔ مرکری کی تکلیفیں سردی اور نمی سے بڑھتی ہیں۔ رات کو تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ فاسٹولاکا میں کمر درد سردی اور نمی سے بڑھتا ہے لیکن جب مریض رات کو بستر میں گرم ہو تو درد میں پھر بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس میں غالباً رات کا پہلو ایسا ہے جو ہر مرض میں اضافہ کر دیتا ہے۔ مرکری اور فاسٹولاکا دونوں کا غدوددوں کی بیماریوں سے تعلق ہے۔ فاسٹولاکا مرکری کے زہریلے اثرات کو دور کر دیتا ہے۔

انسانی جسم میں وہ حساس جگہیں جہاں ہڈی کے ساتھ جلد ملی ہوئی ہوتی ہے اور درمیان میں گوشت کی موٹی تہیں نہیں ہوتیں وہاں کئی دفعہ چھلنے اور دکھن کا احساس ہوتا ہے۔ فاسٹولاکا ایسی تکلیفوں میں بہت مفید دوا ہے۔

ہڈیوں کے دردوں میں مرکری بہت اہم دوا ہے۔ یوپی ٹوریم (Upatorium) انفلوئنزا اور ہڈیوں میں شدید درد کے ساتھ چڑھنے والے بخاروں میں مفید دوا ہے۔ فاسٹولاکا بھی اچھا اثر دکھاتی ہے لیکن ہڈیوں کی تکلیفوں میں مرکری زیادہ نمایاں دوا ہے وہ بیماریاں جن میں ہڈیاں گلنے لگیں اور ناسور بن جائیں ان میں مرکری سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ یہ آتشک کی بھی چوٹی کی دوا ہے۔ آتشک ہڈیوں اور غدوددوں پر حملہ کرتی ہے۔ اگر صحیح علاج نہ ہو تو دماغ پر اثر ہو جاتا ہے۔ مرکری ہڈیوں، غدوددوں اور اعصاب کے نسبتاً پتلے حصوں کی تکلیفوں میں بہت مفید دوا ہے۔ اگر یہ بیماریاں دماغی امراض میں منتقل ہو جائیں تو مرکری سے علاج کرنا چاہئے فاسٹولاکا بھی کسی حد تک ان بیماریوں کے سدباب میں مرکری سے مشابہت رکھتا ہے۔

فاسٹولاکا اندرونی جھلیوں، جلد اور گلے کے زخموں میں مفید ہے اگر غدود سخت ہو جائیں اور پیپ بننے کا امکان ہو تو فوراً اثر دکھاتی ہے اگر دیر ہو جائے تو فاسٹولاکا کے ساتھ ہیپر سلف اور سلیشیا بھی دینی پڑتی ہے۔ فاسٹولاکا میں ہیپر سلف کی طرح گاڑھی گٹھلے والی بلغم بنتی ہے۔

فاسٹولاکا آتشک کے پرانے زخموں اور ڈفتھیریا میں بھی مفید ہے۔ گنٹھیا اور بائی کے درد جو لمبے عرصہ سے موجود ہوں دائیں کندھے اور بازو میں اینٹھن، بجلی کے کوندوں کی طرح لپکنے والا درد جو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف حرکت کرے۔ ٹخنوں اور پاؤں کے پنجوں میں درد بھی فاسٹولاکا کی علامت ہے۔ مزمن نزلہ جس میں ناک کی ہڈی گلنے سڑنے لگے فاسٹولاکا کام آتی ہے۔ یہ ناک کے کینسر میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ نزلہ اور کھانسی کے ساتھ آنکھوں میں سرخی اور پانی ہے جو گرم ہوتا ہے۔ روشنی سے زودحسی آنکھوں میں ریت کا احساس اور جلن، پپوٹوں کے کنارے گرم محسوس ہوتے ہیں۔ زبان چھلی ہوئی اور گلے میں گرم گولے کے پھنسے ہونے کا احساس رہتا ہے۔

فاسٹولاکا کے مریض کو چکر بھی آتے ہیں۔ بستر سے اٹھتے ہوئے کمزوری محسوس ہوتی ہے، سر درد پیشانی سے پیچھے کی طرف منتقل ہوتا ہے، آنکھوں اور کنپٹیوں پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ بارش کے ساتھ سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سر پر خارش جس کے ساتھ ابھار اور کھرنڈ بن جائیں فاسٹولاکا میں بہت مفید ہے۔ Ringworm جس میں بال گچھوں کی صورت میں اترنے لگتے ہیں میں بھی فاسٹولاکا مفید ہے۔

فاسٹولاکا دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ سینہ کے غدود بہت سخت اور زودحس ہو جائیں اور کینسر کا احتمال ہو تو فاسٹولاکا بہت مفید دوا ہے۔ اس کے علاوہ برائیونیا اور بیلاڈونا میں بھی غدوددوں کی سختی پائی جاتی ہے۔ بیلاڈونا میں سختی کے ساتھ سرخی بھی ہے اور برائیونیا میں بغیر سرخی کے غدود سخت ہو جاتے ہیں۔ ذرا سی حرکت بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ برائیونیا اور فاسٹولاکا میں پتھر کی طرح سخت گٹھلیاں بن جاتی ہیں۔ فاسٹولاکا کی مریضہ کا دودھ کھٹا، زہریلا اور پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ دودھ پلاتے ہوئے سخت تکلیف ہوتی ہے اور درد سارے جسم میں پھیلتا ہے۔ جن عورتوں میں دودھ کی کمی ہو یا دودھ بالکل ختم ہو جائے ان کے لئے بھی فاسٹولاکا مفید ہے۔ حیض سے پہلے اور دوران سینہ میں سوزش اور اکڑاؤ ہوتا ہے۔ سردی لگنے سے بھی سینہ میں درد ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں کا نزلہ سینہ کے غدوددوں پر گرتا ہے وہاں سختی پیدا ہو کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں کا دودھ مکڑی کے جالے کی طرح دھاگے دار ہوتا ہے۔ اگر بچے کو دودھ پلاتے ہوئے تشنج ہو جائے اور درد جسم کے تمام اعضاء میں پھیل جائے تو فاسٹولاکا دوا ہے۔ حیض جلد جلد اور خون کی زیادتی بھی فاسٹولاکا کی علامت ہے۔ دائیں طرف بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے۔ فاسٹولاکا کے مریض کے معدہ میں چوٹ لگنے کا سا درد ہوتا ہے، لیسدار رطوبت کی قے ہوتی ہے، متلی کے ساتھ درد، معدہ میں گرمی خونی بواسیر میں بھی مفید ہے۔

فاسٹولاکا بچوں کے دانت نکالنے کے زمانے کی تکلیفوں میں بھی مفید ہے۔ دانت بہت زور سے بھینچ جاتے ہیں۔ زبان پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں۔ فاسٹولاکا کی تکلیفیں مرطوب اور سرد موسم میں رات کے وقت حرکت کرنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ خشک اور گرم موسم میں نیز آرام کرنے سے کمی ہو جاتی ہے۔

فاسٹولاکا کی ایک قسم موٹاپے کے علاج میں بہت شہرت رکھتی ہے۔ وہ فاسٹولاکا بیری ہے۔ میں نے کئی مریضوں کو استعمال کروائی ہے، اچھے نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ موٹاپا کم کرنے والی دوا فیوکس کے برعکس دل پر برا اثر نہیں ڈالتی۔ فیوکس بہت احتیاط سے استعمال کرنی چاہئے۔ دل میں کمزوری کا احساس ہو تو فوراً اس کا استعمال روک دینا چاہئے۔

## پکرک ایسڈ

PICRICUM ACIDUM

(Trinitrophenol)

عموماً تیزابی علامات رکھنے والے مریضوں کو سردی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور گرمی سے سکون ملتا ہے۔ بعض دواؤں میں گرمی زیادہ لگتی ہے اور بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ٹھنڈی سر ہوا کا جھونکا بھلا محسوس ہوتا ہے۔ پکرک ایسڈ ایسی دواؤں میں چوٹی کی دوا ہے۔ ذہنی تھکاوٹ اور کمزوری دور کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ذہنی تھکاوٹ کے آثار بڑی عمر میں ظاہر ہوتے ہیں جب آرٹیریو سکلروسس کا اثر شروع ہو یعنی مریض کی خون کی رگوں کے خول سخت ہو جاتے ہیں۔ لچک باقی نہیں رہتی اور رگیں تنگ ہونے لگتی ہیں جس کی وجہ سے دماغ کو مناسب خون نہیں پہنچتا۔ یہ کمزوری کی مستقل حالت ہے لیکن برین فیگ (Brain Fag) اس وقت ہوتا ہے جب ان رگوں میں تشنج کی وجہ سے خون کا دوران کم ہو جائے۔ اس کا معدہ کی خرابی سے بھی تعلق ہے۔ آرٹیریو سکلروسس کے مریض کا معدہ خراب ہو جائے تو برین فیگ شروع ہو جائے گا۔ برین فیگ یادداشت کی ایسی کمزوری کو کہتے ہیں جس میں مریض کھانا کھا کر بھی بھول جائے گا کوئی کام کہے گا جو کر بھی دیں تو بار بار یاددہانی کرائے گا کہ میرا وہ فلاں کام کردو۔ کسی کا چہرہ دیکھ کر بھول جائے گا۔ تازہ یادداشت کا بھول جانا اور بہت دور ماضی کی کسی یادداشت کا زندہ رہنا برین فیگ کی خاص علامت ہے۔ پکرک ایسڈ میں برین فیگ سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ آرٹیریو سکلروسس کے نتیجہ میں ذہنی کمزوری مزمن ہو جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن دوروں کی شدت میں کمی یا زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ اگر معدہ خراب ہو تو مریض جلد جلد باتیں بھولے گا۔ حال کی باتیں فوراً بھول جاتا ہے۔

اگر برین فیگ کا تعلق آرٹیریو سکلروسس کی بیماری سے نہ ہو بلکہ محض وقتی جوش کے نتیجہ میں یا کسی کے جسم میں زہر سرایت کر جانے کی وجہ سے مریض یادداشت کھو دے تو اس کا تعلق بھنگ سے تیار کی جانے ولی دوا کینابس انڈیکا سے ہے۔ جو لوگ بھنگ بہت شوق سے پیتے ہیں ان کا وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا ہے، انہیں بھوک بھی بہت لگتی ہے۔ فوری طور پر کی گئی بات بھول کر بار بار اس کی تکرار کرتے ہیں لیکن یہ بالکل ابتدائی علامت ہے جو ان لوگوں میں جو بھنگ کے عادی نہ ہوں اور غلطی سے بھنگ کھالیں تو ظاہر ہوتی ہے مثلاً ابھی کوئی کام کیا ہے یا بات کی ہے وہ بھول کر دوبارہ وہی بات بار بار دہراتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تکرار بھنگ سے تعلق رکھتی ہے اور وقتی ہے اور اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ آنکھیں بہت سرخ ہو جاتی ہیں اور غیر معمولی جوش آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے جو تشدد میں تبدیل ہونے کے بجائے انکساری اور اپنے نفس پر ظلم کرنے پر مائل ہوتا ہے یہ بھنگ کی خاص وقتی علامت ہے۔ مگر بھنگ کے عادی لوگ آسمانوں کی سیر کرتے ہیں ان کا وقت ہی نہیں گزرتا، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ازل سے ہیں اور ابد تک رہیں گے۔ وقت آہستہ گزرنے کا احساس کینابس انڈیکا میں بہت نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔

پکرک ایسڈ کا برین فیگ آرٹیریو سکلروسس سے بہت ملتا ہے قریبی یادداشت مٹ جانے کے دورے بار بار ہوں تو یہ دوا بہت اچھی ہے۔ سر درد میں پکرک ایسڈ اس وقت کام آتا ہے جہاں لمبے غم و فکر اور زیادہ کام کے نتیجہ میں ذہن پر بہت دباؤ ہو جو لمبے عرصہ تک چلے اور پھر سر درد کا دورہ ہو۔ بعض بہت محنتی اور پڑھائی سے خوفزدہ رہنے والے طلبہ کو مستقل سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسے درد میں پکرک ایسڈ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ وہ سر درد جو لمبی محنت اور دماغ سوزی کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ آکر ٹھہر جائیں خواہ وہ شدید ہوں یا نہ ہوں پکرک ایسڈ ان میں ایک اہم دوا ہے۔

بہت سی دوائیں ایسی ہیں جن میں سر درد صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور شام ڈھلے قدرے افاقہ محسوس ہوتا ہے اور نیند سے آرام آتا ہے پکرک ایسڈ بھی ان دواؤں میں سے ہے۔ اعصابی تناؤ کے لئے جلسیمئم بہت اچھی دوا ہے لیکن نیند سے جیسا آرام پکرک ایسڈ میں ملتا ہے وہ جلسیمئم میں نہیں ہے۔ بلکہ اس میں بسااوقات آنکھ کھلنے پر سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ پکرک ایسڈ میں آنکھوں کے عضلات میں جان نہیں رہتی، تھکاوٹ، بوجھ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں میں ریت اور خشکی کا احساس اور بھاری پن بھی ہوتا ہے۔ پکرک ایسڈ میں روٹا کی طرح باریک نظر کا کام کرنے سے آنکھوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ باریک تحریر پڑھنے اور زور لگانے سے آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اردگرد کے عضلات میں کمزوری پیدا ہو جائے تو روزمرہ کے کام کاج میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے۔ پکرک ایسڈ اس کمزوری کو دور کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے اور اس کو روٹا کے ہم پلہ قرار دیا جاتا ہے۔ اونوسموڈیم میں بھی باریک تحریر پڑھنے سے سر درد ہو جاتا ہے لیکن اس میں اعصاب کی کمزوری نہیں ہوتی اور بیماری کی وجہ کچھ اور ہے لیکن نتیجہ کے لحاظ سے دونوں دوائیں ملتی ہیں۔ اونوسموڈیم مردوں اور عورتوں کی عمومی کمزوریوں میں بہت اچھی دوا ہے خصوصاً نوجوانوں کی بعض کمزوریوں کو دور کرنے میں ٹانک کا کام کرتی ہے۔

پکرک ایسڈ میں یورک ایسڈ اور فاسفیٹ کی زیادتی اور سلفیٹ کی کمی ہوتی ہے۔ پیشاب کے ٹسٹ سے اس دوا کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ بہت سی ایسی دوائیں ہیں جن میں نچلے دھڑ کی بیماریوں کا ذکر ملتا ہے اور بعض اوپر کے دھڑ پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ پکرک ایسڈ نچلے دھڑ میں بوجھل پن پیدا کرتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی اور ٹانگوں میں جو کمزوری اور بوجھل پن محسوس ہوتا ہے ان میں کونیم اور فاسفورس بھی مفید ہیں۔ فلکیریا کارب عموماً جوڑوں میں بھاری پن پیدا کرتی ہے خاص طور پر گھٹنوں اور ٹانگوں میں اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس میں فلکیریا سلف بھی مفید دوا ہے۔ ان سب دواؤں میں کیلشیم کی کمی و بیشی ہونے کی وجہ سے تکلیف بڑھتی ہے، جسم میں کیلشیم کا توازن بگڑ جانے سے بعض بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کیونکہ یہ نظام توازن بہت ہی حساس ہے۔ اگر کیلشیم کم ہو جائے تو ہڈیوں کی بناوٹ میں اور دانتوں میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ زیادہ کمی سے بلڈ پریشر گر جاتا ہے اور بعض اوقات ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے۔ ایسی علامتوں میں کیلشیم کا کوئی بھی کمپاؤنڈ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کی زیادتی سے جوڑوں پر اور ہڈیاں لگنے لگتی ہیں۔

غم کے بداثرات اور جذبات کے ہیجان کے نتیجہ میں سر درد کے علاوہ بھی جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان میں پکرک ایسڈ بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ایمبرا گریسا، اگنیشیا، نیٹرم میور، ایسڈ فاس اور سلیشیا بھی غم کے بداثرات کو دور کرنے میں نمایاں مقام رکھتی ہیں ان کی تعریف مشکل نہیں ہے۔

پکرک ایسڈ کیل مہاسوں کے لئے بھی مفید ہے اور جو لوگ خون کی کمی کا شکار ہوں اور جسمانی و ذہنی محنت سے تھک چکے ہوں ان کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ پکرک ایسڈ میں سر درد کو لیٹ جانے سے اور سر کو کس کر باندھنے سے آرام آتا ہے لیکن حرکت سے جھکنے سے اور دماغی محنت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں آرام محسوس ہوتا ہے لیکن مرطوب موسم میں درد بڑھ جاتا ہے۔

## جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

امسال رمضان المبارک کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۷ کیلئے ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جلسہ میں شریک ہونے والے احباب اس کے مطابق تیاری کریں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ٹائپ سیٹنگ و کمپوزنگ: کرشن احمد ـ مصباح الدین قادیان